عمرو اور اڑن گدھا

پیارے بچوں کیلئے عمرو عیار کا حیرت انگیز اور دلچسپ کارنامہ

عمرو اور اڑن گدھا

منظر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ----- یوسف قریشی
--------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------- 5/- روپے

خواجہ عمرو گدھے پر سوار ملک شام کے ایک سرحدی شہر روات سے گزر رہا تھا کہ اچانک چار گھڑسوار گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس کے قریب آ کر رک گئے۔ ملک شام کے بادشاہ کا چونکہ حکم تھا کہ ملک شام میں سوائے بادشاہ اور شاہی فوج کے کوئی اور گھوڑے پر سوار نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہاں بڑے سے بڑا رئیس آدمی بھی گھوڑے کی سواری نہ کرتا تھا۔ اس لئے وہاں سواری کے لئے گدھے کو استعمال کیا جاتا تھا۔ خواجہ عمرو جب ملک شام پہنچا تو اسے بھی وہاں مجبوراً گدھے کی سواری کرنا پڑی اور

اس وقت وہ گدھے پر سوار ایک آدمی سے ملنے جا رہا تھا کہ گھڑسوار اس کے قریب آ کر رک گئے۔ خواجہ عمرو سمجھ گیا کہ یہ شاہی فوج کے سوار ہی ہو سکتے ہیں اس لئے اس نے بھی گدھے کو روک لیا۔

"کون ہو تم۔ کہاں سے آئے ہو"۔ ایک گھڑسوار نے بڑے سخت لہجے میں عمرو سے مخاطب ہو کر کہا

"میرا نام خواجہ عمرو ہے اور میں ایک اسلامی ملک سے آیا ہوں"۔ عمرو نے جواب دیا۔

"تم ہمیں تو شکل سے ہی ڈاکو لگ رہے ہو۔ اس لئے چلو تمہیں بادشاہ کے سامنے پیش کیا جائے گا"۔ اسی گھڑسوار نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے، مجھے کیا اعتراض ہے چلو"۔ خواجہ عمرو نے الٹا خوش ہو کر کہا کیونکہ وہ تو چاہتا تھا کہ اسے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا جائے کیونکہ اسے یقین تھا کہ بادشاہ کو جب اس کے بارے میں معلوم ہو گا تو وہ لازماً اس کی زیادہ عزت کرے گا۔ اس لئے عمرو واقعی اپنی رضامندی سے ان کے ساتھ چل پڑا۔ کافی دیر بعد گھڑسواروں نے اسے رکنے کا اشارہ کیا اور پھر

وہ چاروں بھی گھوڑوں سے اتر آئے۔

"تم بھی نیچے اتر آؤ"۔ اسی گھڑسوار نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا جو اس سے پہلے بات چیت کر رہا تھا اور عمرو گدھے سے نیچے اتر آیا۔

"سالار سلام اسے لے جا کر بند کر دو"۔ اسی آدمی نے اپنے ایک آدمی سے کہا۔ وہ شاید ان کا سردار تھا۔

"ارے ارے، کہاں بند کرنا چاہتے ہو۔ تم تو مجھے بادشاہ کے پاس لے جا رہے تھے"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"چلو، ورنہ ابھی گردن اڑا دیں گے۔ ہم تمہیں جیل خانے میں بند کرنے لے جا رہے ہیں۔ تم ڈاکو ہو"۔ اسی سردار نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک آدمی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹ کر ایک عمارت کی طرف لے جانے لگے۔ عمرو نے بڑا احتجاج کیا لیکن وہ آدمی اسے گھسیٹتے ہوئے اس عمارت میں لے آیا۔ یہ واقعی جیل خانہ تھا اور اندر ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں عمرو کو بند کر دیا گیا۔ اس

کوٹھڑی کا دروازہ سلاخوں سے بند کیا گیا تھا۔ کوٹھڑی بے حد گندی اور سیلن زدہ تھی وہاں شدید بو پھیلی ہوئی تھی اور کئی موٹے موٹے چوہے بھی ادھر ادھر دوڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ کیا ہوا میرے ساتھ - اب ان چاروں کو بہرحال سزا ملنی چاہئے۔ یہ تو شکر ہے کہ انہیں میری زنبیل کے بارے میں علم نہیں ہے"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے سلاخوں کو پکڑا اور زور زور سے چیخنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد دو آدمی دوڑتے ہوئے وہاں آئے۔ وہ جیل کے محافظ تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں خوفناک کوڑے تھے۔

"کیوں چیخ رہے ہو۔ خاموش رہو ورنہ کوڑے مار مار کر تمہاری کھال ادھیڑ دیں گے"۔ ان میں سے ایک نے چیخ کر کہا۔

"جیل کا بڑا حاکم کون ہے"۔ عمرو نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں ہوں، کیوں"۔ ایک آدمی نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"جو لوگ مجھے یہاں چھوڑ گئے ہیں وہ کون ہیں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"وہ شاہی فوج کے سپاہی ہیں۔ ان کا سالار بھی ساتھ تھا"۔ جیل کے بڑے حاکم نے کہا۔

"کیا نام ہے اس سالار کا"۔ عمرو نے پوچھا۔

"اس کا نام ہاشم ہے۔ سالار ہاشم"۔ جیل کے بڑے حاکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش کہاں ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ ہم تمہارے غلام ہیں کہ تمہارے سوالوں کے جواب دیتے رہیں"۔ جیل کے بڑے حاکم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو، میرا نام خواجہ عمرو ہے اور میں سردار امیرحمزہ کا خاص درباری ہوں اور بادشاہ سلامت کے پاس سردار امیرحمزہ کا خصوصی پیغام لے کر جا رہا تھا کہ اس سالار ہاشم نے مجھ سے رشوت طلب کی اور میرے انکار پر وہ مجھے زبردستی یہاں قید کرا گیا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو بادشاہ

سلامت تک میری بات پہنچا دو یا پھر مجھے چھوڑ دو۔ ورنہ جیسے ہی بادشاہ سلامت کو پتہ چلا وہ خود یہاں آئے گا اور مجھے چھڑوا کر ساتھ لے جائے گا اور پھر اس سالار ہاشم اور اس کے ساتھیوں سمیت تم بھی مارے جاؤ گے"۔ خواجہ عمرو نے کہا۔

" بادشاہ اگلے مہینے یہاں کا دورہ کرے گا تو تمہیں ان کے سامنے پیش کر دیا جائے گا اس سے پہلے نہیں۔ سمجھے۔ اور اب اگر تم نے شور مچایا تو کھال ادھیڑ دوں گا۔ تم جیسے کئی ایسے لوگ یہاں آتے رہتے ہیں جو اپنے آپ کو بادشاہ کا بھی باپ بتاتے ہیں"۔ جیل کے حاکم نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کا ساتھی بھی اس کے پیچھے چلا گیا تو عمرو نے اب خود ہی کچھ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے زنبیل میں سے چادر سلیمانی نکال کر اوڑھ لی اور ایک بار پھر زور زور سے چیخیں مارنا شروع کر دیں۔ کچھ دیر بعد وہ حاکم اور اس کا ساتھی دونوں غصے سے چیختے ہوئے وہاں پہنچے اور وہ ساتھ ساتھ غصے میں ہوا میں کوڑے بھی چٹخاتے ہوئے آ رہے تھے لیکن جب وہ کوٹھڑی کے سامنے پہنچے تو

بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کوٹھڑی کا تالا باہر لگا ہوا تھا اور دروازہ بند تھا لیکن کوٹھڑی انہیں خالی نظر آ رہی تھی۔ چونکہ خواجہ عمرو نے چادر سلیمانی اوڑھ لی تھی اس لئے وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔

" ارے یہ کیا ہوا، یہ کہاں چلا گیا اور کیسے"۔ حاکم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کمر سے بندھا ہوا چابیوں کا گچھا نکالا اور پھر ایک چابی کی مدد سے اس نے تالا کھول کر کنڈہ ہٹایا اور پھر دروازہ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ عمرو عیار جس نے چادر سلیمانی اوڑھ رکھی تھی خاموشی سے چلتا ہوا کھلے دروازے سے باہر نکلا اور اسی طرح چلتا ہوا وہ اس جیل خانے کی عمارت سے باہر آ گیا لیکن باہر آنے کے باوجود اس نے چادر سلیمانی نہ اتاری بلکہ اسی طرح وہ چادر سلیمانی اوڑھے ہوئے چلتا رہا۔ اس کا رخ شاہی محل کی طرف تھا جس کے گنبد اسے دور سے دکھائی دے

رہے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ شاہی محل کے بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں بہت سے لوگ آ جا رہے تھے جو اپنی شکلوں سے حکیم دکھائی دے رہے تھے۔ خواجہ عمرو نے ایک طرف رک کر چادر سلیمانی اتاری اور اسے زنبیل میں ڈال کر آگے بڑھا۔

"رک جاؤ، کون ہو تم"۔ ایک دربان نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"یہاں کیا ہوا ہے۔ یہ حکیم کیوں آ جا رہے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"شہزادی دل بہار کے چہرے پر سفید نشان ابھر آیا ہے جس کی وجہ سے شہزادی کا چہرہ بے حد بدنما لگنے لگا ہے۔ اس لئے مختلف ملکوں کے حکیم علاج کے لئے آ رہے ہیں۔ لیکن تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"۔ دربان نے اسے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں سردار امیرحمزہ کا درباری حکیم ہوں۔ میرا نام خواجہ عمرو ہے اور میں شہزادی کی بیماری کا علاج کر

سکتا ہوں"۔ عمرو نے کہا تو دربان نے فوراً ہی اس کے بارے میں اطلاع اندر بھجوا دی جس پر بادشاہ سلامت نے اسے بلوا لیا اور اسے حکم دیا کہ جب دوسرے حکیم ناامید ہو کر واپس چلے جائیں تو خواجہ عمرو کو پیش کیا جائے اس لئے خواجہ عمرو کو ایک علیحدہ کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ خواجہ عمرو نے زنبیل میں سے بولنے والی گڑیا نکالی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا تو گڑیا کی آنکھیں انسانوں جیسی ہو گئیں۔

"بولنے والی گڑیا، مجھے بتاؤ کہ شہزادی دل بہار کو کیا بیماری ہے اور اس کا کیا علاج ہے" عمرو نے کہا۔

"خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ شہزادی کو برص کی بیماری ہے جس کا علاج ایک پھول ہے جو ملک بصرہ کے نواحی علاقے میں واقع ایک ویران باغ میں موجود ہے۔ اس پھول کا رنگ سرخ ہے اور اس کے اندر سنہری رنگ کی لکیریں ہیں اس پھول کے کھانے سے شہزادی کی بیماری دور ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ پھول صرف وہی دیکھ سکتا ہے جس کی آنکھیں بند ہوں اور وہ گدھے کو اڑاتا ہوا اور خود بھی اڑتا ہوا اس باغ میں

جا کر اتر جائے"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گدھا کیسے اڑ سکتا ہے اور پھر آنکھیں بند ہوں تو کیسے باغ نظر آ سکتا ہے"۔ خواجہ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

" گدھے کو اڑانے والی دوا کھلا دو لیکن اس کی کمر پر لگام باندھ دو اور خود اڑنے والی جوتیاں پہن لو۔ آنکھوں پر پٹیاں باندھ لو۔ ایک ہاتھ سے گدھے کی باگیں پکڑ لو اور دوسرے ہاتھ میں کالا موتی پکڑ لو اور کالے موتی کو حکم دو۔ وہ خودبخود تمہیں اور گدھے کو اس باغ میں لے جا کر اتار دے گا اور تم پھول حاصل کرکے اسی طرح واپس آ جانا"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں دوبارہ پہلے جیسی ہو گئیں تو خواجہ عمرو نے اسے زنبیل میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے اس کمرے میں بلا لیا گیا جہاں شہزادی موجود تھی۔ شہزادی کے ایک گال پر آنکھ سے نیچے اور منہ تک اور دوسری طرف کان تک سفید نشان تھا جو واقعی بے حد برا لگ رہا تھا۔ خواجہ عمرو نے جب اپنا اصل تعارف بادشاہ سے کرایا تو

بادشاہ بے حد خوش ہوا۔ کیونکہ اس نے خواجہ عمرو کے کارنامے سن رکھے تھے۔ اس لئے اس نے فوراً خزانہ دار کو بلا کر خواجہ عمرو کو دس تھیلیاں اشرفیوں سے بھری ہوئی دیں اور ساتھ ہی وعدہ کیا کہ اگر شہزادی صحت یاب ہو گئی تو ایسی سو تھیلیاں اور دے گا۔

خواجہ عمرو انعام پا کر بے حد خوش ہوا لیکن اس نے سالار ہاشم اور اس جیل خانے کے بارے میں بھی بادشاہ کو بتا دیا تو بادشاہ نے فوراً اس سالار ہاشم اور جیل کے حاکم کو بلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انہیں موت کی سزا دینے کا بھی اعلان کر دیا۔ وہ بے چارے موت کے خوف سے تھر تھر کانپنے لگے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی شاید نہ تھا کہ خواجہ عمرو اتنا بڑا آدمی ہوگا۔ جب خواجہ عمرو نے ان کی حالت دیکھی تو اس نے نہ صرف انہیں معاف کر دیا بلکہ بادشاہ سے بھی سفارش کی کہ انہیں چھوڑ دیا جائے اور بادشاہ نے اس کی بات مان لی۔ وہ سب خواجہ عمرو کے پیروں میں گر پڑے۔ خواجہ عمرو نے کہا کہ اسے

اس کا گدھا واپس کیا جائے تو تھوڑی دیر بعد ہی اس کا گدھا وہاں لایا گیا۔ خواجہ عمرو نے گھوڑے کی لگامیں منگوائیں اور گدھے کے پیٹ سے باندھ کر وہ گدھے کو لے کر محل سے باہر آیا اور ایک ویران علاقے میں پہنچ کر اس نے زنبیل میں سے اڑنے والی دوا نکالی اور گدھے کا منہ کھول کر اس نے چند قطرے گدھے کے حلق میں ڈال دیئے ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بڑی سی لیکن پتلی پٹی نکال کر اپنی آنکھوں پر باندھ لی اور پھر اپنی جوتیاں اتار کر اس نے زنبیل میں ڈالیں اور جادو کی جوتیاں نکال کر پہن لیں۔ پھر اس نے زنبیل میں سے سیاہ موتی نکال کر اسے ایک ہاتھ میں پکڑ لیا۔

" سیاہ موتی، مجھے اور میرے گدھے کو ملک بصرہ کے ویران باغ میں لے جا کر اتار دو"۔ عمرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لگام کھینچی تو گدھا ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا ہوا فضا میں اڑنے لگا۔ ساتھ ہی خواجہ عمرو بھی جادو کی جوتیوں کی وجہ سے اڑنے لگا۔ اسے نظر تو کچھ نہ آ رہا تھا لیکن کالا موتی اس نے ایک ہاتھ

میں پکڑ رکھا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ باغ میں صحیح سلامت اتر جائے گا۔ گدھا مسلسل ڈھینچوں ڈھینچوں کر رہا تھا لیکن بہرحال وہ کسی پرندے کی طرح اڑا چلا جا رہا تھا۔ کافی دیر بعد اس کا رخ نیچے کی طرف ہوا تو عمرو بھی باگ پکڑے اس کے پیچھے نیچے اترنے لگا اور جب اس کے پیر زمین پر لگے تو اس نے باگ چھوڑ دی اور جلدی سے آنکھوں سے پٹی ہٹائی تو اس نے دیکھا کہ وہ واقعی ایک ویران باغ میں موجود تھا اور اس باغ کے درمیان ایک سرخ رنگ کا بڑا سا پھول موجود تھا جس پر سنہری رنگ کی لکیریں تھیں۔ اس نے آگے بڑھ کر پھول توڑ لیا اور اسے زنبیل میں ڈال کر اس نے ایک بار پھر پہلے کی طرح باقاعدہ اڑنے کی تیاری کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور کالے موتی سے کہا کہ اسے اور اس کے گدھے کو شاہی محل کے قریب کسی ویران جگہ پر اتار دے اور ایک بار پھر وہ گدھے سمیت ہوا میں اڑتا ہوا واپس شاہی محل کے قریب آ کر اتر گیا۔ اس نے آنکھوں سے پٹی ہٹائی۔ پیروں سے جادو کی جوتیاں اتار کر زنبیل میں

ڈالیں اور اپنی عام جوتیاں پہن لیں۔ کالا موتی بھی اس نے زنبیل میں ڈالا اور پھر گدھے کو لے کر وہ شاہی محل پہنچ گیا۔ جب بادشاہ کو اس کی آمد کی اطلاع ملی تو اسے فوراً بلوا لیا گیا۔

"کیا تم کامیاب لوٹے ہو خواجہ عمرو"۔ بادشاہ نے بے چین ہو کر پوچھا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے زنبیل میں سے پھول نکال کر شہزادی دل بہار کو کھانے کے لئے دیا اور شہزادی نے جیسے ہی پھول کھایا تو اس کا سفید داغ اس طرح غائب ہو گیا جیسے کبھی تھا ہی نہیں۔ شہزادی اور بادشاہ بے حد خوش ہوئے اور پھر بادشاہ نے اشرفیوں کی سو تھیلیوں کے علاوہ بھی بے شمار انعام خواجہ عمرو کو دیا تو خواجہ عمرو بے حد خوش ہوا۔

ختم شد

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک ضدی شہزادی
موم کا شہزادہ
ٹھنگ شہزادہ
موتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پراسرار قبیلہ
جنگل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز

عمرو اور ویران قلعہ

بچوں کیلئے عمرو عیار کا انتہائی دلچسپ اور انوکھا کارنامہ

عمرو اور ویران قلعہ

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ
اردو بازار لاہور

Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ------ یوسف قریشی
-------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 5/- روپے

عمرو ان دنوں ملک روم کے بادشاہ کا شاہی مہمان بنا ہوا تھا کیونکہ وہ اپنے بادشاہ کا خاص پیغام لے کر ملک روم کے بادشاہ کے پاس آیا تھا اور ملک روم کے بادشاہ نے اسے اپنا شاہی مہمان بنا لیا تھا اور ساتھ ہی اس نے اسے انعام و اکرام بھی دیا تھا کہ عمرو اس سے بے حد خوش تھا لیکن آج جب وہ بادشاہ سے ملاقات کے لئے تیار ہو کر گیا تو اس نے خلاف معمول بادشاہ کو بے حد رنجیدہ دیکھا۔

" حضور بادشاہ سلامت، نصیب دشمناں آپ بیمار تو نہیں ہیں"۔ عمرو نے بڑے ادب سے کہا۔

" اوہ نہیں خواجہ عمرو، ہم بیمار نہیں ہیں لیکن ہم بے حد رنجیدہ ہیں اس لئے کہ ہماری بیٹی شہزادی انارکلی شدید بیمار ہو گئی ہے اور حکیم اس کا علاج نہیں کر پا رہے"۔ بادشاہ نے کہا۔

" کیا ہوا ہے شہزادی کو"۔ عمروعیار نے چونک کر پوچھا۔

" نجانے کیا ہوا ہے۔ رات کو وہ اچھی بھلی اپنے خاص کمرے میں سوئی تھی اور صبح جب کنیزیں اسے جگانے گئیں تو وہ بے ہوش تھی اور تب سے اب تک اسے ہوش نہیں آ سکا۔ سب شاہی حکیم بھی مایوس ہوتے نظر آ رہے ہیں"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

" کیا میں شہزادی صاحبہ کو دیکھ سکتا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

" ہاں، کیوں نہیں۔ آؤ میرے ساتھ "۔ بادشاہ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ خواجہ عمرو بھی اٹھا اور پھر بادشاہ کے ساتھ وہ شہزادی کے کمرے میں پہنچ گیا۔ ایک پلنگ پر شہزادی بے ہوش پڑی ہوئی تھی اور شاہی حکیم اور دوسرے بڑے بڑے حکیم اس کا علاج

کرنے میں مصروف تھے لیکن ان کے چہروں پر مایوسی کے آثار ہی دکھائی دے رہے تھے۔ عمرو بادشاہ سے اجازت لے کر شاہی مہمان خانے میں بنے ہوئے ایک علیحدہ کمرے میں آ گیا اور اس نے دروازہ بند کر کے زنبیل میں سے بولنے والی گڑیا نکالی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر اسے دبایا تو گڑیا کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئیں۔

" بولنے والی گڑیا، مجھے بتاؤ کہ شہزادی انارکلی کو کیا بیماری ہے اور وہ کیسے صحت یاب ہو سکتی ہے"۔ عمروعیار نے بولنے والی گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ شہزادی انارکلی کو کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور شہزادی کے خلاف اس کا سپہ سالار آصف سازش کر رہا ہے۔ اس نے ایک کنیز کی مدد سے رات کے وقت شہزادی کی ناک سے جادوئی پھول لگا دیا جس کی وجہ سے شہزادی بے ہوش ہو گئی۔ اگر اس بے ہوشی میں دو روز گزر گئے تو شہزادی ہلاک ہو جائے گی اور چونکہ بادشاہ کو شہزادی سے بے حد محبت ہے اس لئے وہ بھی اس

کے ہلاک ہونے پر شدید بیمار ہو جائے گا اور اس طرح سپہ سالار کی سازش کامیاب ہو جائے گی اور وہ ملک پر قبضہ کرکے خود بادشاہ بن جائے گا"۔ بولنے والی گڑیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس سازش کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے"۔ عمروعیار نے پوچھا۔

" اس جادوئی پھول کا ایک ہی توڑ ہے اور وہ ہے سات رنگا پھول جو کہ ہر سو سال بعد پیدا ہوتا ہے اور اس وقت وہ ملک آذر کے شمال میں واقع ایک کھنڈر نما قلعے کے اندر موجود ہے اور سپہ سالار کو بھی اس کا علم ہے اس لئے اس نے اس کی حفاظت کے لئے وہاں اپنے سپاہی تعینات کر رکھے ہیں اور ویسے بھی اس پھول کو ہر آدمی نہیں توڑ سکتا۔ اس پھول کو توڑنے کے لئے پہلے اس کے محافظ اژدہوں کا خاتمہ کرنا پڑے گا اور یہ پھول ایک پرانی دلدل کے درمیان ہے جہاں انسان پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اگر اس پھول کو دو روز کے اندر توڑ کر لایا جائے اور شہزادی کو سونگھا دیا جائے تو شہزادی ہوش میں آ جائے گی

اور سپہ سالار کی سازش ناکام ہو جائے گی"۔ بولنے والی گڑیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا میں اس پھول کو حاصل کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

" ہاں، بشرطیکہ تم عقلمندی سے کام لو ورنہ تم خود ہلاک ہو جاؤ گے"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں دوبارہ گڑیا جیسی ہو گئیں تو عمرو نے اسے زنبیل میں ڈالا اور ایک بار پھر بادشاہ سے ملاقات کرنے روانہ ہو گیا۔ بادشاہ کو جیسے ہی اس کے دوبارہ آنے کی اطلاع ملی تو اس نے اسے فوراً اپنے خاص کمرے میں بلوا لیا۔

" بادشاہ سلامت میں نے معلوم کر لیا ہے کہ شہزادی اور آپ کے خلاف انتہائی گہری سازش ہو رہی ہے لیکن ابھی اس سازش کرنے والے کا علم نہیں ہو سکا البتہ سازش سامنے آ گئی ہے"۔ عمروعیار نے کہا۔ وہ جان بوجھ کر سپہ سالار کا نام چھپا گیا تھا تاکہ بعد میں بتا کر بادشاہ سے مزید انعام حاصل کر سکے۔

"کیسی سازش، جلدی بتاؤ"۔ بادشاہ نے بے چین ہو کر پوچھا تو عمرو نے بولنے والی گڑیا کی بتائی ہوئی ساری بات بتا دی۔

"اوہ، اوہ پھر تو اب بہت کم وقت ہے۔ دو روز میں ملک آذر پہنچنا اور وہاں سے پھول حاصل کر کے واپس آنا تو ناممکن ہے"۔ بادشاہ نے بے چین ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں یہ کام کر سکتا ہوں لیکن ......" عمرو عیار نے کہا۔

"لیکن کیا"۔ بادشاہ نے چونک کر پوچھا۔

"اگر آپ اجازت کے ساتھ ساتھ مجھے کچھ زاد راہ بھی دے دیں"۔ عمرو نے اپنی لالچی طبیعت سے مجبور ہو کر کہا۔

"اوہ، اوہ میں تمہیں ہیرے جواہرات میں تول دوں گا خواجہ عمرو"۔ بادشاہ نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو ایک غلام اندر داخل ہوا۔

"سونے کے سکوں سے بھری ہوئی دس تھیلیاں

لے آؤ جلدی"۔ بادشاہ نے حکم دیا تو غلام واپس چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد سونے کے سکوں سے بھری ہوئی دس تھیلیاں لا کر بادشاہ کے سامنے رکھ دی گئیں۔

"یہ لو یہ تمہارا پیشگی انعام ہے۔ اگر تم مجھے اور شہزادی کو بچانے میں کامیاب ہو گئے تو تمہیں واقعی اس قدر انعام دیا جائے گا کہ تم سات بادشاہوں سے بھی زیادہ امیر بن جاؤ گے"۔ بادشاہ نے کہا تو عمرو نے بادشاہ کا شکریہ ادا کیا اور سونے کے سکوں کی تھیلیاں اٹھا کر اس نے اپنی زنبیل میں ڈال لیں۔

"آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت۔ میں دو روز گزرنے سے پہلے پھول لے کر واپس یہاں پہنچ جاؤں گا"۔ عمرو نے کہا اور پھر بادشاہ سے اجازت لے کر وہ واپس شاہی مہمان خانے میں آیا اور پھر ایک ویران جگہ پر پہنچ کر اپنی زنبیل سے اس نے اڑن قالین نکالا اور پھر اس پر بیٹھ کر اس نے اسے ملک آذر کے اس ویران کھنڈر قلعے کے قریب پہنچانے کا حکم دیا تو قالین ہوا میں اٹھا اور پھر کافی بلندی پر جا کر وہ انتہائی تیزرفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمرو کو معلوم

تھا کہ اڑن قالین اسے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں وہاں پہنچا دے گا۔ اس لئے اس نے اڑن قالین استعمال کیا تھا اور پھر واقعی ایک گھنٹے بعد قالین ایک ویران اور کھنڈر نما قلعے کے قریب زمین پر اتر گیا تو خواجہ عمرو قالین سے اترا اور اس نے قالین لپیٹ کر واپس زنبیل میں ڈالا اور قلعے کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی وہ قلعے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس نے دور سے ایک گھوڑے کو دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ گھوڑے پر ایک مونچھوں والا آدمی سوار تھا۔ اس نے سر پر سونے کا بنا ہوا خود پہن رکھا تھا۔ سفید رنگ کا گھوڑا انتہائی رفتار سے دوڑتا ہوا آ رہا تھا۔ عمرو نے جلدی سے چادر سلیمانی نکالی اور اسے اوڑھ لیا۔ اس طرح اب وہ اس گھڑسوار کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔ گھوڑا اس کے قریب پہنچ کر رک گیا اور سوار ادھر ادھر اس طرح دیکھنے لگا جیسے خواجہ عمرو کو تلاش کر رہا ہو۔ لیکن خواجہ عمرو چادر سلیمانی کی وجہ سے اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ اس لئے کچھ دیر بعد گھڑسوار مایوس ہو کر گھوڑے کو دوڑتا ہوا واپس

چلا گیا لیکن اس بار وہ قلعے کے اندر جا کر عمرو کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔ خواجہ عمرو آگے بڑھا اور پھر اس نے قلعے کے قریب جا کر زنبیل میں سے تختی داؤدی نکالی اور اسے چادر سلیمانی کے اندر کر کے اس سے مخاطب ہو گیا۔

" تختی داؤدی مجھے بتاؤ کہ میں کس طرح پھول حاصل کر سکتا ہوں"۔ خواجہ عمرو نے کہا تو تختی داؤدی پر ایک تحریر ابھر آئی اور خواجہ عمرو اسے غور سے پڑھنے لگا۔

" خواجہ عمرو تم چادر سلیمانی اوڑھ کر قلعے میں داخل نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ تمہیں ظاہر ہو کر اندر جانا ہوگا اور اندر جانے کے لئے تمہیں اس گھڑسوار کو پہلے ہلاک کرنا ہوگا۔ تم اسے ہلاک کئے بغیر ویران قلعے کے اندر گئے تو تم خودبخود ہلاک ہو جاؤ گے"۔

" لیکن میں اسے کیسے ہلاک کر سکتا ہوں"۔ خواجہ عمرو نے پوچھا۔

" اگر تم اس کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو جاؤ اور

اس حالت میں اسے خنجر مار دو تو وہ ہلاک ہو جائے گا ورنہ نہیں"۔ تختی داؤدی پر تحریر ابھری اور پھر اس پر سرخ رنگ چھا گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب تختی داؤدی مزید کچھ نہیں بتا سکتی تو خواجہ عمرو نے اسے واپس زنبیل میں ڈالا اور چادر سلیمانی اتار کر اسے بھی زنبیل میں ڈال لیا اور پھر وہ تیزی سے قلعے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک طریقہ سوچ لیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ویران قلعے کے آغاز میں سیڑھیوں کے ساتھ ایک ٹیڑھی دیوار بنی ہوئی تھی جو بے حد ڈھلوانی تھی۔ خواجہ عمرو نے سوچا کہ وہ اس دیوار کے کنارے پر چڑھ کر بیٹھ جائے گا اور پھر جیسے ہی گھڑسوار آئے گا وہ اس دیوار پر چلتا ہوا اچانک اس کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو جائے گا اور اسے خنجر مار کر ہلاک کر دے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور ڈھلوانی دیوار کے اوپر والے سرے پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا عین اس دیوار کے نیچے پہنچا ہی تھا کہ خواجہ عمرو ڈھلوان پر

پھسلتا ہوا عین اس کے اوپر پہنچ گیا لیکن گھڑسوار بے حد ہوشیار تھا۔ اس سے پہلے کہ خواجہ عمرو اس کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہوتا اس سوار نے ہاتھ مار کر خواجہ عمرو کو دور دھکیل دیا اور خواجہ عمرو ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے زمین پر جا گرا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگ گئیں۔ گھڑسوار تیزی سے گھوڑے کو چکر دے کر واپس آیا تو خواجہ عمرو جلدی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ گھڑسوار اسے ہلاک نہ کر دے لیکن اب اس کے لئے مسئلہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ گھوڑے پر کیسے سوار ہو تو اس کے عیار ذہن میں فوراً ہی ایک ترکیب آ گئی۔ اس نے تیزی سے زنبیل سے عرق بے ہوشی نکالا اور جیسے ہی گھڑسوار گھوڑا دوڑاتا ہوا اس کے قریب پہنچا تو خواجہ عمرو نے اس پر عرق پھینک دیا اور اس کے ساتھ ہی گھوڑا وہیں رک گیا جبکہ گھڑسوار کا جسم بھی سست ہو گیا تھا۔ چونکہ عرق کے صرف چند قطرے ان پر پڑے تھے اس لئے وہ بے ہوش تو نہ ہوئے تھے لیکن بے حس و حرکت ہو گئے تھے۔ خواجہ عمرو

نے خنجر نکالا اور دوڑ کر ایک بار پھر دیوار پر چڑھا اور اس نے دوبارہ چھلانگ لگائی تو اس بار وہ ٹھیک اس سوار کے پیچھے گھوڑے پر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے خنجر اس سوار کو مار دیا۔ دوسرے لمحے دھماکا ہوا، اور ہر طرف دھواں سا پھیل گیا اور اس کے ساتھ ہی عمرو ایک بار پھر دھماکے سے نیچے جا گرا۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلیں لیکن جب دھواں چھٹا تو وہ یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوا کہ وہ سوار گھوڑے سمیت غائب ہو چکا تھا۔ خواجہ عمرو خوش ہو گیا کہ اب ویران قلعے سے پھول حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔ وہ قلعے کے اندر داخل ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس دلدل کے قریب پہنچ گیا جس کے عین درمیان میں سات رنگا پھول موجود تھا لیکن دلدل اس قدر وسیع اور خطرناک تھی کہ پھول تک کسی صورت بھی نہ پہنچا جا سکتا تھا۔ ابھی عمرو سوچ ہی رہا تھا کہ یکلخت دلدل میں سے چار خوفناک اژدہوں نے سر باہر نکالے اور تیزی سے عمرو کی طرف بڑھنے لگے۔ عمرو بجلی

کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"گھبراؤ نہیں عمرو، عقل استعمال کرو"۔ اچانک اسے اپنے عقب سے آواز سنائی دی تو اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک چھوٹا سا بندر بیٹھا ہوا تھا جس کا منہ سفید تھا۔

"یہ تم بات کر رہے ہو"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں، عقل استعمال کرو۔ عقل سے کام ہو جائے گا"۔ بندر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا تو عمرو کھڑا سوچتا رہا کہ کیا کرے کہ اچانک اس کے عیار ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔ اس نے زنبیل میں سے اڑن قالین نکالا اور اسے زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ گیا۔

"اڑن قالین، مجھے اس پھول تک لے چلو تاکہ میں اسے توڑ سکوں۔ عمرو نے کہا تو اڑن قالین اڑا اور دلدل کے اوپر اس پھول کی طرف بڑھنے لگا لیکن اسی لمحے اژدہے پھر باہر کو نکلے لیکن اڑن قالین اوپر تھا اور اژدہے اس تک نہ پہنچ سکے پھر عین پھول کے اوپر

پہنچ کر اڑن قالین نیچے اترا اور ذرا سا ایک طرف ہو گیا اس طرف اژدہے نہیں تھے وہ ویران قلعے کے دروازے کی طرف تھے اور عمرو نے ہاتھ بڑھا کر پھول توڑ لیا۔

" اب مجھے ملک روم کے بادشاہ تک پہنچا دو اڑن قالین"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اڑن قالین ہوا میں بلند ہو گیا اور پھر ایک گھنٹے بعد عمرو شاہی مہمان خانے کے قریب پہنچ کر قالین سے اترا اور قالین لپیٹ کر واپس زنبیل میں ڈال کر وہ سیدھا بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ عمرو پھول لے آیا ہے تو وہ بے حد خوش ہوا اور پھر جیسے ہی پھول شہزادی کو سونگھایا گیا تو وہ فوراً ہوش میں آ گئی اور عمرو نے سپہ سالار کا نام بھی بتا دیا پھر بادشاہ کے محافظ دستے نے اس سپہ سالار کو گرفتار کر کے اسے اس کے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا۔ بادشاہ نے شہزادی کے تندرست ہونے پر بہت بڑا جشن منایا

ختم شد

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک ننھی شہزادی
موم کا شہزادہ
ٹھگ شہزادہ
موتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پراسرار قبیلہ
جبل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز

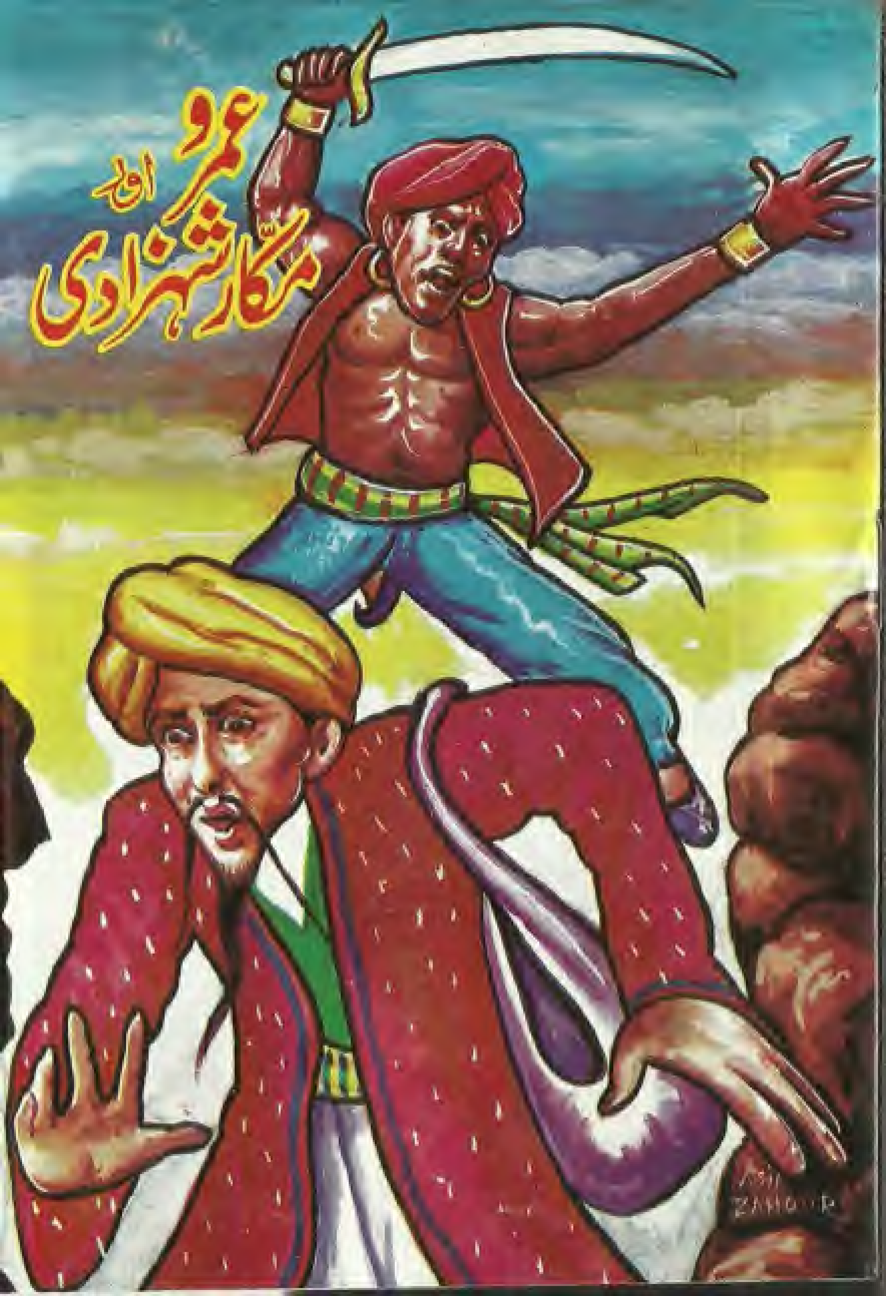
عمرو اور
مکّار شہزادی

ننھے منے بچوں کے لئے عمرو عیار کی انتہائی دلچسپ کہانی

عمرو اور مکّار شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ------ یوسف قریشی
--------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------- 5/- روپے

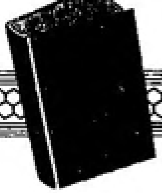

عمرو عیار کی آنکھ کھلی تو وہ بے اختیار چونک کر اٹھ بیٹھا - اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی - وہ آنکھیں پھاڑ کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا - اس نے دونوں ہاتھوں سے بے اختیار آنکھیں ملیں اور ایک بار پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا -

"کیا مطلب - یہ میں کہاں آگیا ہوں - یہ کون سی جگہ ہے"- عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا - وہ ایک انتہائی آرام دہ اور شاہانہ انداز کے بستر پر بیٹھا ہوا تھا - کمرے کی سجاوٹ بھی انتہائی شاہانہ انداز کی تھی - سجاوٹ دیکھ کر اسے یوں محسوس

ہو رہا تھا کہ جیسے وہ شاہی محل میں موجود ہو ۔ اس نے بے اختیار اپنے بازو پر چٹکی بھری کیونکہ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہا لیکن جب چٹکی بھرنے سے اسے تکلیف محسوس ہوئی تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اب اسے یقین آگیا تھا کہ وہ خواب نہیں دیکھ رہا لیکن اسے حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ وہ تو گھوڑے پر سوار واپس اپنے ملک جا رہا تھا اور راستے میں پڑنے والی سرائے میں سویا تھا لیکن اب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس شاہانہ انداز میں سجی ہوئی خواب گاہ میں انتہائی شاندار بستر پر سویا ہوا تھا ۔ اس نے اپنے لباس پر نگاہ دوڑائی تو اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہوگیا کہ وہ اپنے ہی لباس میں تھا ۔ اس کے سر پر پگڑی بھی موجود تھی اور بغل میں زنبیل بھی ۔ عمرو کی عادت تھی کہ وہ جب بھی کسی سرائے میں سوتا تھا تو زنبیل کو اپنی بغل میں ہی رکھ کر سوتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سرائے میں چوریاں بہت ہوتی ہیں اس لئے اس کی زنبیل بھی چوری ہو سکتی تھی ۔ ابھی وہ یہ سب کچھ دیکھ ہی رہا

تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت لڑکی جس کے جسم پر انتہائی شاندار لباس تھا ۔ اندر داخل ہوئی ۔

" کنیز شہزادہ عمرو کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہے "۔ لڑکی نے عمرو کے سامنے پہنچ کر ادب سے جھکتے ہوئے کہا ۔

" شہزادہ عمرو ۔ کیا مطلب ۔ میں کیسے شہزادہ ہو گیا میں تو خواجہ عمرو ہوں اور میں تو رات کو سرائے میں سویا تھا ۔ پھر میں یہاں کیسے آگیا ۔ یہ کون سی جگہ ہے اور تم کون ہو "۔ عمرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" یہ ملک سیستان ہے ۔ اس ملک کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی شہزادی زرنگار ہے اور شہزادی زرنگار آپ کو بے حد پسند کرتی ہے وہ آپ کے کارناموں کی دیوانی ہے ۔ انہوں نے بادشاہ سلامت سے ضد کر رکھی تھی کہ اگر وہ شادی کریں گی تو صرف آپ سے ۔ بادشاہ سلامت نے شہزادی حضور کی ضد پر انہیں آپ سے شادی کی اجازت دے دی ۔ لیکن یہ شرط رکھ دی کہ

آپ کو شہزادہ عمرو کہا جائے گا - اب شہزادی صاحبہ کو آپ کا انتظار تھا پھر انہیں معلوم ہوا کہ آپ سرائے میں آکر ٹھہرے ہیں تو انہوں نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ آپ کو اس طرح شاہی محل میں لایا جائے کہ آپ کی نیند خراب نہ ہو - چنانچہ آپ کو نیند کی حالت میں یہاں لایا گیا اور اب صبح ہو گئی ہے - شہزادی صاحبہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں تاکہ آپ کی رضامندی حاصل کر کے آپ سے شادی کا اعلان کر سکیں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں شہزادی صاحبہ کی خاص کنیز ہوں - میرا نام گلنار ہے - شہزادی حضور نے کہا ہے کہ اگر آپ ان سے شادی پر رضا مند ہو جائیں تو شادی کے بعد آپ کو ملک سیستان کا بادشاہ بنا دیا جائے گا اور ملک سیستان کا سارا خزانہ آپ کو تحفے میں دے دیا جائے گا - انہوں نے پیشگی آپ کے لئے یہ تھیلی بھجوائی ہے جو انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات سے بھری ہوئی ہے"- کنیز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کمر سے بندھی ہوئی ایک تھیلی نکال کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمرو کو پیش کر دی -

عمرو نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں تھیلی جھپٹی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا - اس میں واقعی انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات بھرے ہوئے تھے - خوشی سے بے اختیار اس کی باچھیں کھل گئیں - اس کے ذہن میں ملک سیستان کا بادشاہ بننے کا تصور گھوم گیا -

"میں شہزادی سے شادی کے لئے تیار ہوں - ابھی اور اسی وقت تیار ہوں"- عمرو عیار نے جلدی سے بستر سے اترتے ہوئے کہا -

"آیئے پھر شہزادی حضور سے مل لیجئے تاکہ آپ کی فوری شادی کا انتظام کیا جا سکے"- کنیز نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی - عمرو نے جلدی سے تھیلی اپنی زنبیل میں ڈالی اور بستر سے اٹھ کر نیچے پڑی ہوئی جوتیاں پہنیں اور جلدی سے کنیز کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا- باہر ایک راہداری تھی جس میں جگہ جگہ مسلح غلام کھڑے تھے- عمرو جیسے ہی ان کے قریب سے گزرتا وہ شہزادہ عمرو کو سلام کہہ کر ادب سے جھک جاتے اور خواجہ عمرو اپنا چڑیا جیسا سینہ پھلانے کی کوشش کرتا ہوا آگے بڑھ جاتا- اس کا

دماغ ہواؤں میں اڑنے لگ گیا تھا ۔ وہ ابھی سے اپنے آپ کو ملک سیستان کا بادشاہ سمجھنے لگ گیا تھا ۔ اس کی گلہری کی دموں کی طرح لٹکی ہوئی مونچھیں خود بخود پھڑپھڑانے لگ گئی تھیں ۔

راہداری کے اختتام پر ایک وسیع وعریض صحن تھا جس کے آخر میں باہر جانے کا دروازہ تھا ۔ کنیز اس صحن سے گزر کر دروازے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ اس لئے عمرو کو بھی اس کے پیچھے جانا پڑ رہا تھا ۔

" یہ تم کہاں جا رہی ہو کنیز گلنار ۔ کیا شہزادی محل سے باہر موجود ہے "۔ عمرو سے نہ رہا گیا تو آخر کار اس نے پوچھ لیا ۔

" یہ تو شاہی مہمان خانہ ہے شہزادہ عمرو حضور ۔ شہزادی صاحبہ تو یہاں سے کچھ دور اپنے محل میں رہتی ہیں "۔ کنیز نے جواب دیا اور عمرو عیار نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ باہر نکل کر وہ آگے بڑھا تو عمرو کو کچھ ہی دور ایک سفید رنگ کا خوبصورت محل نظر آیا ۔ کنیز کا رخ اس کی طرف ہی تھا ۔ عمرو سمجھ گیا کہ یہی شہزادی کا محل ہوگا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ اس محل

کے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا ۔ کنیز اسے وہاں چھوڑ کر واپس چلی گئی ۔ چند لمحوں بعد ایک طرف پڑا ہوا پردہ ہٹا تو عمرو کی آنکھیں پردہ ہٹا کر آنے والی انتہائی خوبصورت شہزادی پر اس طرح جم گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے ۔

" میرا نام شہزادی زرلگار ہے شہزادہ عمرو "۔ شہزادی نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو خواجہ عمرو چونک پڑا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ شہزادی حضور ۔ آپ تو دنیا کی حسین ترین خاتون ہیں "۔ عمرو نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" شکریہ ۔ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ کیا تم میرے ساتھ شادی کرنے اور ملک سیستان کا بادشاہ بننے کے لئے تیار ہو "۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" بالکل شہزادی حضور ۔ میں آپ سے ابھی اور اسی وقت شادی کرنے کے لئے تیار ہوں "۔ عمرو نے کہا ۔

" لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم پہلے سے شادی شدہ ہو "۔ شہزادی نے کہا تو عمرو اس بار بے اختیار

چونک پڑا - اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے منہ میں شہزادی کی بات سن کر کڑواہٹ پھیل گئی ہو -

" ہاں شہزادی حضور - میں پہلے سے شادی شدہ ہوں - لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے - مرد تو چار شادیاں کر سکتے ہیں" - عمرو نے جواب دیا -

" ویسے تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ مجھ سے شادی کے بعد تم ملک سیستان کے بادشاہ بن جاؤ گے اور پھر سیستان میں ہی رہو گے لیکن اس کے لئے تمہیں ایک شرط پوری کرنی پڑے گی" - شہزادی نے کہا -

" کونسی شرط " - عمرو نے چونک کر پوچھا -

" یہاں سے کچھ دور ایک ویران قلعہ ہے جس کا دروازہ ٹوٹا ہوا ہے - یہ قلعہ کھنڈر بن چکا ہے لیکن اس کھنڈر کے اندر دنیا کا سب سے بڑا خزانہ دفن ہے اور تمہیں وہ خزانہ ہمارے لئے حاصل کرنا ہوگا" - شہزادی نے کہا -

" بالکل کروں گا - لیکن اس خزانے کی رکھوالی کون کرتا ہے" - خواجہ عمرو نے پوچھا - خزانے کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی کیونکہ اسے

معلوم تھا کہ شادی کے بعد ملک سیستان کے خزانے کے ساتھ ساتھ یہ خزانہ بھی اس کے قبضے میں آ جائے گا -

" کوئی بھی اس کی رکھوالی نہیں کرتا - لیکن یہ خزانہ اس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک وہاں کسی ایسے آدمی کا خون نہ گرے جو دنیا کا سب سے بڑا عیار ہو - میرا مطلب صرف خون کے چند قطروں سے ہے اور یہ قطرے صرف قلعے کے ٹوٹے ہوئے دروازے سے گزرتے ہوئے وہاں زمین پر ڈالنا پڑیں گے پھر یہ خزانہ خودبخود ابھر کر سامنے آ جائے گا اور چونکہ تم دنیا کے سب سے بڑے عیار ہو - اس لئے تم وہاں جاؤ اور دروازے پر رک کر اپنے خون کے چند قطرے زمین پر ڈالو - اس طرح خزانہ باہر آ جائے گا اور پھر میں تم سے شادی کر لوں گی اور تم ملک سیستان کے بادشاہ بن جاؤ گے" - شہزادی نے کہا

" لیکن خون - کس جگہ کا خون" - عمرو نے ڈرتے ڈرتے کہا - خون کا سن کر اسکی سانس رکنے لگی تھی

" ارے ارے گھبراؤ نہیں - تمہاری گردن کے پچھلے

حصے پر میرا غلام ذرا سا چیرا ڈالے گا اور خون کے قطرے نکال کر انہیں دروازے میں ڈال دے گا"۔ شہزادی نے کہا ۔

" لیکن کہیں وہ میری گردن ہی نہ اڑا دے ۔ نہیں شہزادی ۔ یہ خطرناک کام ہے ۔ تم اس خزانے کا خیال چھوڑ دو"۔ عمرو نے کہا ۔

" تو پھر میں تم سے شادی ہی نہیں کروں گی"۔ شہزادی نے روٹھتے ہوئے کہا ۔

" اچھا ٹھیک ہے ۔ چلو میں تیار ہوں"۔ عمرو نے کہا تو شہزادی اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس نے زور سے تالی بجائی تو کمرے میں ایک غلام حاضر ہو گیا ۔ وہ بڑا دیو ہیکل غلام تھا ۔ اس کے سر پر بھی عمرو جیسی پگڑی تھی لیکن یہ سرخ رنگ کی پگڑی تھی ۔ اس کے کانوں میں بڑے بڑے بالے تھے ۔ اس نے ہاتھ میں ایک خوفناک تلوار پکڑی ہوئی تھی ۔

" عمرو کو ساتھ لے جاؤ یاقوت اور جب عمرو قلعے کے دروازے پر کھڑا ہو جائے تو تم اپنی تلوار کی نوک سے اس گردن کے پچھلے حصے پر چھوٹا سا چیرا ڈال کر خون

کے چند قطرے نکالنا اور پھر انہیں زمین پر ڈال دینا"۔ شہزادی نے غلام کو ہدایات دیتے ہوئے کہا ۔

" حکم کی تعمیل ہو گی شہزادی حضور"۔ غلام نے سر جھکا کر کہا تو عمرو اس غلام کے ساتھ چل پڑا ۔ ویسے اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا کیونکہ بات بہرحال خون کی تھی اور غلام کی خوفناک شکل اور اس کی خوفناک تلوار سے اسے خوف آ رہا تھا ۔ شہزادی کے محل سے نکل کر وہ آگے گیا تو واقعی کچھ فاصلے پر ایک پرانا اور ٹوٹا ہوا کھنڈر نما قلعہ موجود تھا جس کا دروازہ بھی ٹوٹا ہوا تھا ۔

" اس دروازے کے درمیان قلعے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ"۔ غلام نے عمرو سے کہا اور عمرو آگے بڑھا اور ٹوٹے ہوئے دروازے کے درمیان کھڑا ہو گیا ۔ لیکن اس کے چہرے پر خوف تھا ۔ اچانک اسے اپنے پیچھے غلام کی خوفناک چیخ سنائی دی تو عمرو بے اختیار تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ غلام کے چہرے پر وحشت تھی اور وہ پوری قوت

سے تلوار ہوا میں لہراتا ہوا اس پر حملہ کرنے ہی والا تھا لیکن عمرو کے اچانک اچھل جانے سے اس کا وار خالی چلا گیا ۔ عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے زنبیل میں سے جال الیاسی نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ غلام سنبھلتا ۔ عمرو نے اسے جال الیاسی میں جکڑ لیا ۔ پھر عمرو نے خنجر سلیمانی نکال کر غلام کو دھمکایا تو اس نے بتایا کہ شہزادی نے یہ ساری چال اس لئے کھیلی ہے کہ تمہاری گردن کاٹ کر تمہارا خون یہاں دروازے پر پھینکا جائے لیکن تمہاری رضا مندی سے ۔ تب ہی خزانہ مل سکتا ہے ۔ اب عمرو شہزادی کی ساری مکاری سمجھ گیا کہ وہ اس سے شادی کرنے کی بجائے صرف اسے قتل کر کے خزانہ حاصل کرنا چاہتی تھی ۔ عمرو نے زنبیل میں سے تختی داؤدی نکالی اور اس سے پوچھا تو تختی داؤدی پر تحریر ابھر آئی کہ اس کھنڈر میں کوئی خزانہ نہیں ہے ۔ شہزادی کو کسی نجومی نے غلط بتایا ہے لیکن شہزادی بہت ضدی ہے اگر تم یہاں رہے تو وہ زبردستی بھی تمہیں ہلاک کرا سکتی ہے ۔ اس لئے فوراً یہاں سے چلے جاؤ"۔ عمرو نے یہ تحریر

پڑھی تو اس نے خنجر سلیمانی سے غلام کو ہلاک کیا ۔ جال الیاسی لپیٹ کر زنبیل میں ڈالا اور پھر زنبیل میں سے سنہری چپلیں نکال کر اس نے پہنیں اور سنہری چپلوں کو حکم دیا کہ وہ اسے اپنے وطن پہنچا دیں ۔ چنانچہ وہ ہوا میں اڑتا ہوا وہاں سے دور نکل آیا اور جب اپنے وطن پہنچ گیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا کہ وہ اس مکار شہزادی کی عیاری سے بچ گیا ہے البتہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب بھی اسے موقع ملا وہ اس شہزادی سے انتقام ضرور لے گا البتہ اسے یہ خوشی تھی کہ شہزادی کی ہیرے جواہرات کی دی ہوئی تھیلی اس نے حاصل کر لی ہے ۔

ختم شد

بچوں کے لئے دلچسپ کہانی

عمرو اور خزانہ محل

مصنف ظہیر احمد

باکاش جادوگر جس کے ایک غلام ناگ نے عمرو عیار کو ڈس لیا۔ کیا عمرو ہلاک ہو گیا۔
شیطانی ناگ جو عمرو کو مار کر اس کا خزانہ اپنے آقا کو دینا چاہتا تھا۔ کیوں؟
باکاش جادوگر جسے عمرو کی طرح دولت اور خزانے اکٹھے کرنے کا جنون تھا۔
خزانہ محل جس کے ایک ہزار کمرے خزانوں سے بھرے ہوئے تھے اور جہاں پہنچنا عمرو کے لئے بے حد مشکل تھا۔ مگر؟

باکاش جادوگر اور عمرو عیار کی جنگ جیت کس کی ہوئی؟

وہ لمحے جب عمرو نے باکاش جادوگر کو اپنا سارا خزانہ دینے کا وعدہ کر لیا۔ کیا واقعی؟
وہ لمحے جب عمرو نے سوچے سمجھے بغیر باکاش جادوگر سے جنگ شروع کر دی۔

عمرو عیار کی انتہائی حیرت انگیز، انوکھی اور یادگار کہانی
جسے پڑھ کر آپ یقیناً محظوظ ہوں گے

ملنے کا پتہ **یوسف برادرز** الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار **لاہور**

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک ننھی شہزادی
موم کا شہزادہ
ٹھنگ شہزادہ
سوتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پراسرار قبیلہ
جبل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز

عمرو اور خونی جادوگر
SAJID
ZAHOOR

ننھے منے بچوں کے لئے عمرو عیار کی انتہائی دلچسپ کہانی

عمرو اور خونی جادوگر

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ------ یوسف قریشی
-------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/5 روپے

عمرو جیسے ہی اپنے گھر میں داخل ہوا اس کے ملازم نے اسے کمرے میں جانے سے پہلے ہی پیغام دے دیا کہ اسے فوری طور پر زنان خانے میں بلایا جا رہا ہے ۔

"کیوں ۔ کیا بات ہے ۔ اس وقت ایسی کیا بات ہو گئی ہے"۔ عمرو نے پریشان ہو کر پوچھا ۔

"آپ کی بیگم کی کوئی سہیلی آئی ہوئی ہیں"۔ ملازم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمرو سر ہلاتا ہوا زنان خانے کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ جب زنان خانے کے بڑے کمرے میں داخل ہوا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہاں اس کی بیوی کے ساتھ ایک انتہائی

خوبصورت عورت بیٹھی ہوئی تھی جس نے بڑا خوبصورت اور قیمتی لباس پہنا ہوا تھا ۔

" آؤ ۔ آؤ خواجہ عمرو ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی ۔ ان سے ملو ۔ یہ میری بچپن کی سہیلی ہے شمیرا شمیرا کا والد ملک خراسان کا بہت بڑا تاجر ہے اور شمیرا ۔ یہ خواجہ عمرو ہیں ۔ جن سے ملنے کے لئے تم اس قدر بے تاب ہو رہی تھیں"۔ عمرو کی بیوی چاند ستارہ نے کہا ۔

" سچ ہے ۔ خوبصورت عورتوں کی سہیلیاں بھی خوبصورت ہی ہوتی ہیں"۔ عمرو نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تاکہ اس کی بیوی بھی خوش ہو جائے ۔

" لیکن خوبصورت عورتوں کی یہ بڑی بدقسمتی ہوتی ہے کہ انہیں شوہر بدصورت ملتے ہیں"۔ شمیرا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمرو کا اس کی طنز پر بے اختیار منہ سا بن گیا جبکہ اس کی بیوی جو کہ ویسے ہی موٹے دماغ کی تھی ۔ شمیرا کی طنز سمجھ ہی نہ سکی اور زور زور سے ہنسنے لگی ۔

" مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ کو شوہر بدصورت

ملا ۔ اس لحاظ سے تو آپ کی سہیلی خوش قسمت ثابت ہوئی جسے میرے جیسا خوبصورت شوہر ملا ہے"۔ عمرو نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا ۔ ظاہر ہے باتیں کرنے میں اس سے کون جیت سکتا تھا ۔

" میری تو ابھی شادی ہی نہیں ہوئی ۔ میں تو تمہاری بیوی کی بات کر رہی تھی ۔ بہرحال چھوڑو اس بات کو ۔ میں یہاں تمہاری مدد حاصل کرنے آئی ہوں"۔ شمیرا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا ۔ ظاہر ہے اسے عمرو کی بات بری ہی لگی تھی ۔

" ارے ہاں خواجہ عمرو ۔ تم نے میری سہیلی کا کام ضرور کرنا ہے ۔ سمجھے ۔ اگر تم نے انکار کیا یا کوئی بہانہ کیا تو پھر مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا"۔ چاند ستارہ نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" میں کیوں انکار کروں گا ۔ بتاؤ کیا کام ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" میری بہن جس کا نام سمیرا ہے ۔ وہ بھی میری طرح خوبصورت ہے اسے جادوگر سے شادی کرنے کا بے حد شوق تھا چنانچہ اس نے ایک بہت بڑے

جادوگر سے شادی کر لی - اس جادوگر کا نام بادشاہ جادوگر تھا - وہ رہتا بھی بادشاہوں کی طرح تھا - اس کے بڑے بڑے محل تھے - نوکر چاکر تھے - وہ خوب ٹھاٹھ سے رہتا تھا - اس کی شکل بھی بادشاہوں جیسی ہی تھی - میری بہن اس سے شادی کر کے بے حد خوش ہوئی اور خوب ٹھاٹھ سے زندگی گزارنے لگی - لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ بادشاہ جادوگر کو اپنا جادو قائم رکھنے کے لئے ہر ماہ کی چودھویں رات کو ایک بچے کو ذبح کر کے اس کا خون پینا پڑتا تھا - وہ یہ کام چھپ کر کرتا تھا - پھر میری بہن کے ایک بچہ پیدا ہوا - پھر چودھویں کی رات آ گئی لیکن اس رات انتہائی خوفناک بارش اور طوفان تھا - بادشاہ جادوگر کو باوجود کوشش کے کوئی بچہ نہ مل سکا کیونکہ یہ بچہ اسے جادو کی مدد کے بغیر پکڑنا پڑتا تھا چونکہ اس کا جادو ختم ہو سکتا تھا اس لئے اس نے اپنا بچہ ذبح کر کے اس کا خون پی لیا اور میری بہن نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا - وہ صدمے سے بے ہوش ہو گئی - ہوش میں آنے کے بعد میری بہن نے بادشاہ جادوگر کو

بے حد برا بھلا کہا - پہلے تو بادشاہ جادوگر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی کہ ایسا کرنا اس کی مجبوری تھی لیکن ظاہر ہے جس ماں کا بچہ خود اس کا باپ ہلاک کر کے اس کا خون پی جائے وہ یہ بات کیسے برداشت کر سکتی تھی چنانچہ وہ صدمے سے پاگل سی ہو گئی - اس نے اس کو دھمکی دی کہ وہ باہر جا کر سب کو بتا دے گی کہ بادشاہ جادوگر بچوں کا خون پیتا ہے اس پر بادشاہ جادوگر گھبرا گیا اور اس نے جادو کے زور سے میری بہن کو پتھر کا بت بنا دیا اور اب میری بہن اس کے محل میں پتھر کی بنی موجود ہے - جب مجھے اس بات کی اطلاع ہوئی تو ہم سب روتے پیٹتے اس کے پاس گئے لیکن اس نے ہمیں ڈرا دھمکا کر اور دھمکیاں دے کر اپنے محل سے نکال دیا - چنانچہ اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنی بہن کو ٹھیک کرا کر اس ظالم اور سفاک بادشاہ جادوگر کا خاتمہ کرا دیں - اس کام کے لئے تمہارا نام سب سے مشہور ہے اس لئے میں اپنی سہیلی کے پاس آئی ہوں"- شمیرا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا -

" یہ بادشاہ جادوگر کہاں رہتا ہے"۔ عمرو نے پوچھا ۔

" اس کا محل خراسان کے ایک ویران علاقے میں ہے"۔ شمیرا نے جواب دیا ۔

" خواجہ عمرو ۔ تم فوراً جاؤ اور میری سہیلی کی بہن کو ٹھیک کر کے لے آؤ اور اس نامراد ظالم بادشاہ جادوگر کا بھی خاتمہ کر دو"۔ چاند ستارہ نے کہا ۔

" لیکن"۔ عمرو نے کچھ کہنا چاہا ۔

" کیا ۔ تم لیکن کہہ رہے ہو ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم انکار کر رہے ہو"۔ چاند ستارہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔

" ارے ارے میں کب انکار کر رہا ہوں ۔ ٹھیک ہے ۔ میں جاتا ہوں"۔ عمرو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چاند ستارہ مہمان کے سامنے بھی اسے پیٹنے سے باز نہیں آئے گی ۔ اس لئے وہ اٹھا اور تیزی سے واپس مڑ کر کمرے سے باہر آگیا ۔ لیکن ظاہر ہے وہ بغیر کسی لالچ کے کیوں اتنا بڑا کام کرتا ۔ اس لئے اس نے سوچا کہ وہ جا کر سردار امیر حمزہ کے پاس رک جائے گا اور پھر آکر کہہ دے گا کہ وہ کام

نہیں کر سکا ۔ لیکن وہ ابھی مردان خانے میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور شمیرا اندر داخل ہوئی ۔ عمرو اسے اس طرح مردان خانے میں آتے دیکھ کر چونک پڑا ۔

" سنو عمرو ۔ مجھے معلوم ہے کہ بغیر انعام کے تم کوئی کام نہیں کرتے ۔ میں نے تمہاری بیوی کے سامنے کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا اس لئے میں یہاں آئی ہوں کہ تم ہمارا یہ خاندانی ہیرا لے لو اور میری بہن کو ٹھیک کر دو ۔ اگر تم بادشاہ جادوگر کا خاتمہ نہ بھی کرو تب بھی ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن میری بہن ٹھیک ہو جائے ۔ ہاں ایک بات بتا دوں میری بہن نے مجھے خود بتایا تھا کہ بادشاہ جادوگر کے پاس بادشاہوں کی طرح بہت بڑا خزانہ ہے ۔ اگر تم اس بادشاہ جادوگر کا خاتمہ کر دو تو وہ خزانہ بھی تمہارا ہوگا"۔ شمیرا نے ایک انتہائی قیمتی ، خوبصورت اور نایاب ہیرا عمرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اب تو میں ضرور اس نامراد کا خاتمہ کروں گا ۔ تم فکر نہ کرو ۔ اب تمہارا کام ہو جائے گا ۔ یہ

ہیرا میں تم سے نہ لیتا لیکن کیا کروں جب تک پیشگی انعام نہ ملے مہم کامیاب نہیں ہوتی"۔ عمرو نے کہا تو شمیرا مسکرا دی۔

" چلو اب تو تمہاری مہم کامیاب ہو جائے گی"۔ شمیرا نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن ایک شرط ہے کہ تم میری بیوی کو اس ہیرے کے بارے میں نہیں بتاؤ گی"۔ عمرو نے کہا تو شمیرا نے وعدہ کر لیا پھر عمرو نے لباس بدلا اور گھر سے روانہ ہو گیا۔ جنگل میں پہنچ کر اس نے زنبیل میں سے سنہری چپلیں نکالیں اور انہیں اپنی جوتیوں کی جگہ پہن کر اس نے سنہری چپلوں کو حکم دیا کہ وہ اسے بادشاہ جادوگر کے محل کے سامنے پہنچا دیں۔ دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں اٹھا اور تیزی سے اڑتا چلا گیا۔ عمرو نے آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر تک اڑنے کے بعد جب اس کے قدم واپس زمین پر لگے تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دور دور تک ویران علاقے کے درمیان ایک انتہائی خوبصورت اور شاندار محل موجود تھا لیکن

اس محل کا کوئی دروازہ نہ تھا۔ عمرو نے سنہری چپلیں اتار کر واپس زنبیل میں ڈالیں اور محل کی طرف بڑھنے لگا۔ محل کے قریب جا کر اس نے زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔

" جادو طاقتور کرالو۔ جادو طاقتور کرا لو"۔ ابھی عمرو نے چند آوازیں ہی دی ہوں گی کہ محل کی دیوار درمیان سے غائب ہو گئی اور ایک انتہائی لحیم شحیم آدمی جس کے جسم پر سرخ رنگ کا شاہی لباس تھا۔ داڑھی۔ مونچھیں اور سر کے بال بڑے بڑے تھے۔ وہ چہرے سے واقعی کوئی بادشاہ ہی لگتا تھا۔ باہر آگیا اس کے ایک ہاتھ میں ایک بڑی سی ہڈی پکڑی ہوئی تھی۔ عمرو اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی بادشاہ جادوگر ہے۔

" کون ہو تم اور یہ کیا کہہ رہے ہو"۔ بادشاہ جادوگر نے حیران ہو کر کہا۔

" میرا نام حکیم الحکماء ہے۔ میں جادو دیوتا کا خاص حکیم ہوں۔ جادو دیوتا نے مجھے طاقتیں دے رکھی ہیں کہ میں جس کا چاہوں جادو طاقتور بنا دوں"۔ عمرو نے

جواب دیا ۔

" کس طرح تم جادو کو طاقتور بناتے ہو"۔ بادشاہ جادوگر نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" مثال کے طور پر کسی کا جادو کسی شرط کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے تو میں اس شرط کو ختم کر دیتا ہوں ۔ اس طرح اس کا جادو طاقتور ہو جاتا ہے"۔ عمرو نے جواب دیا ۔

" تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہے"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا ۔

" تم آزما کر دیکھ لو ۔ اگر میں آزمائش میں پورا اتروں تو تم مجھے انعام دینا ورنہ میں خالی ہاتھ چلا جاؤں گا ۔ کیونکہ تمہیں دیکھتے ہی میں پہچان گیا تھا کہ تم جادوگر ہو اور تمہارا جادو اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب تم ہر ماہ کی چودھویں رات کو کسی بچے کا خون نہ پی لو"۔ عمرو نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ تم تو واقعی سب کچھ جانتے ہو ۔ آؤ میرے ساتھ آؤ"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا اور عمرو کو ساتھ لے کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا ۔ عمرو نے دیکھا کہ

وہاں ایک انتہائی خوبصورت عورت کا بت موجود ہے جو چلنے کی حالت میں تھا ۔ اس کا ایک بازو پردے کے اندر تھا اس نے سرخ اور سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا ۔ اس کی شکل چونکہ شمیرا سے بے حد ملتی تھی اس لئے عمرو اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی بادشاہ جادوگر کی بیوی سمیرا ہے جسے بادشاہ جادوگر نے جادو سے بت بنا دیا ہے ۔

" ٹھیک ہے ۔ اگر تم میرے جادو کو طاقتور بنا دو تو میں تمہیں بہت سا انعام دوں گا"۔ بادشاہ جادوگر نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" تمہارا مسئلہ خون پینا ہے ۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ اپنے جسم پر زخم ڈالو اور خون ایک پیالے میں اکٹھا کر لو ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس وقت تمہاری جان تمہارے اندر ہونی چاہیئے"۔ عمرو نے کہا ۔

" میری جان اس ہڈی میں ہے جو میرے ہاتھ میں ہے ۔ اسے میں ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا ہوں ۔ لیکن پھر اس خون کا مجھے کیا کرنا ہوگا"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا ۔

" پھر اپنی اس ہڈی کو خون میں ڈبو دو اور اسے زمین پر رکھ کر سوکھنے دو ۔ جیسے ہی تمہارا ہڈی پر لگا ہوا خون سوکھے گا تمہارا جادو طاقتور ہو جائے گا"۔ عمرو نے جواب دیا تو بادشاہ جادوگر جو خود بھی ہر ماہ بچوں کا خون پی پی کر تنگ آیا ہوا تھا ۔ عمرو کی عیاری میں آگیا ۔ اس نے خنجر اٹھایا اور اپنی ران پر زخم لگایا تو اس میں سے خون نکلنے لگا جو عمرو نے ایک پیالے میں بھر لیا ۔ لیکن اس کے خون سے اس قدر تیز بو نکل رہی تھی کہ عمرو نے بے اختیار ناک بند کرلی ۔ لیکن اس کے ہاتھ سے خون والا پیالہ گر گیا اور خون زمین پر بہنے لگا ۔ بادشاہ جادوگر نے جلدی سے اس خون میں ہڈی کو رگڑنا شروع کر دیا اور ہڈی پر اچھی طرح خون لگ گیا تو اس نے ہڈی کو زمین پر رکھ دیا تاکہ وہ سوکھ جائے ۔ عمرو اسی انتظار میں تھا ۔ اس نے زنبیل میں سے خنجر سلیمانی نکالا اور بجلی کی سی تیزی سے اسے ہڈی پر مار دیا ۔ ہڈی کٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تو بادشاہ جادوگر نے چیخ ماری اور اس کا جسم بھی دو حصوں میں کٹ گیا ۔ پھر تو عمرو نے دیوانہ وار

ہڈی کو کاٹنا شروع کر دیا ۔ بادشاہ جادوگر کا جسم بھی کٹتا چلا گیا اور وہ ہلاک ہو گیا ۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی ایک دھماکہ سا ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا جب دھواں ختم ہوا تو عمرو نے دیکھا کہ سمیرا زندہ ہو چکی تھی اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی ۔ محل وغیرہ سب غائب ہو چکے تھے ۔ جب عمرو نے ساری بات بتائی تو وہ بے حد خوش ہوئی ۔ وہ عمرو کو ایک غار میں لے گئی جہاں ہیرے جواہرات سے بھرے ہوئے دو صندوق رکھے ہوئے تھے ۔ یہ بادشاہ جادوگر کا خزانہ تھا ۔ عمرو نے سارا خزانہ اپنی زنبیل میں ڈال لیا اور پھر سمیرا کو ساتھ لے کر وہ واپس روانہ ہو گیا وہ خوش تھا بے حد خوش کہ وہ اپنی مہم میں کامیاب ہو گیا ہے اور اسے اتنا بڑا خزانہ بھی مل گیا ہے ۔

ختم شد

یہ کہانی ہے عمرو عیار کی

ایک چڑیل سے شادی کی

عمرو کی دلہن

مصنف ـــ ظہیر احمد

شہزادی آکاش جسے طلسم ہوشربا کے سب سے بڑے جادوگر نے اغوا کر لیا تھا اور عمرو عیار شہزادی آکاش کو چھڑانے کے لئے طلسم ہوشربا میں داخل ہو گیا۔

آب سامری جسے پینے سے جادوگروں کی عمریں ایک ہزار سال بڑھ جاتی تھیں۔

عمرو عیار جس نے دو جادوگروں کو آب سامری پلا کر ہلاک کر دیا۔

عمرو عیار جس نے ایک بدصورت چڑیل گورکی سے شادی کرنے کا اعلان کر دیا۔

گورکی جس کی ایک شرط کے مطابق عمرو عیار گورکی کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر پورے محل کی سیر کرائے گا۔

گورکی جب عمرو عیار کے کندھوں پر سوار ہو کر محل کی سیر کرنے لگی تو؟

قہقہوں کی برسات لئے عمرو عیار کی شادی کا منظر

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کریں

اسٹاکسٹ

یوسف برادرز — الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ - اردو بازار — **لاہور**

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک ضدی شہزادی
موم کا شہزادہ
ٹھنگ شہزادہ
سوتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پراسرار قبیلہ
جنگل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز

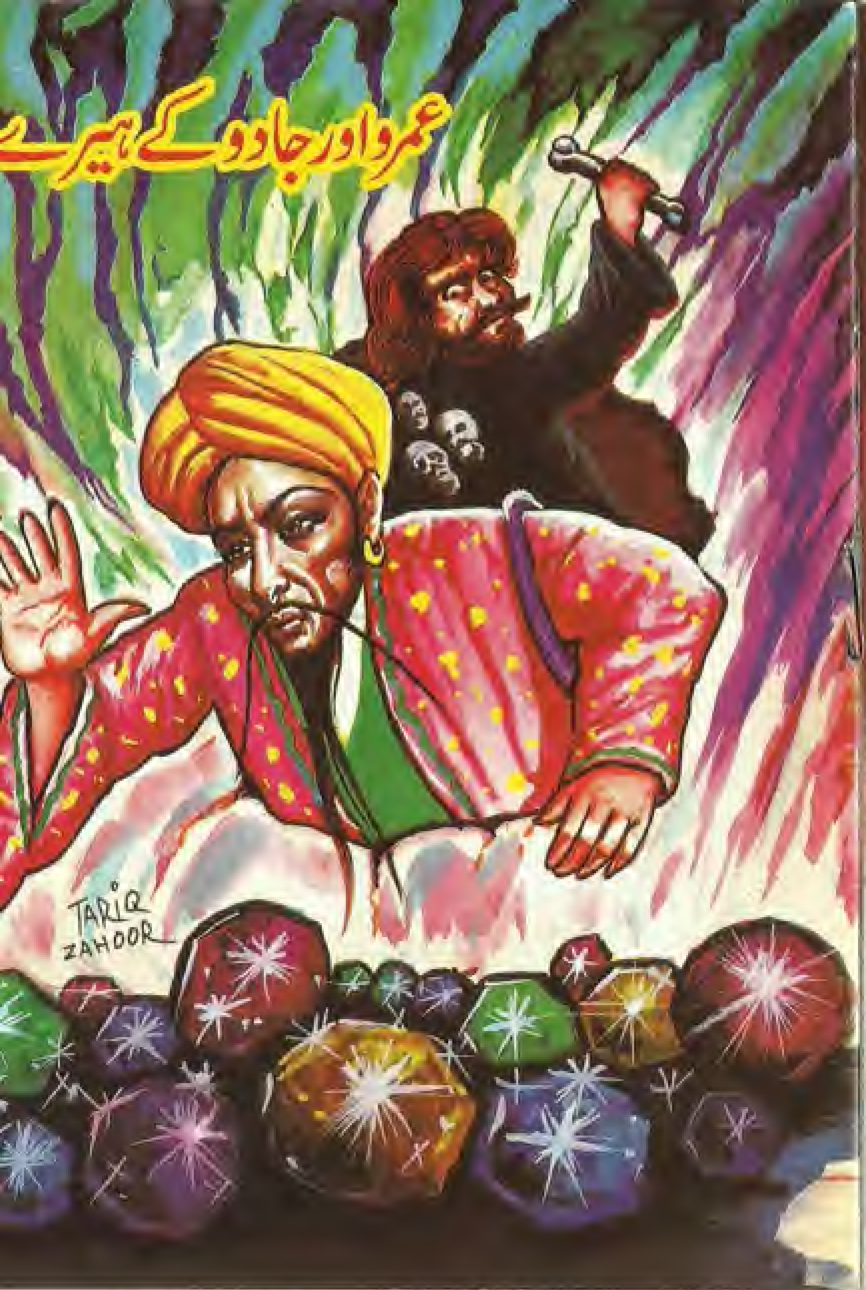
عمرو اور جادو کے ہیرے
TARIQ ZAHOOR

عیاروں کے عیار خواجہ عمرو عیار کی دلچسپ کہانی

عمرو اور جادو کے ہیرے

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز

الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور

Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ------ یوسف قریشی
------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 5/- روپے

خواجہ عمرو عیار پہاڑی غار کے فرش پر بستر بچھائے بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کی نظریں غار کے دہانے سے باہر برسنے والی تیز بارش پر جمی ہوئی تھیں ۔ وہ سفر پر جا رہا تھا کہ راستے میں اچانک بادل آ گئے اور بارش ہونے لگی تو اس نے بارش سے بچنے کے لئے اس پہاڑی غار میں پناہ لی تھی ۔ وہ اپنے گھوڑے کو بھی غار کے اندر لے آیا تھا ۔ اور اسے چونکہ نظر آ رہا تھا کہ بارش جلدی ختم ہونے والی نہیں پھر ویسے بھی رات پڑنے والی تھی اس لئے اس نے باقاعدہ بستر بچھا لیا تھا اور غار میں مشعل جلا دی تھی ۔ گھوڑے کا چارہ

اس کے پاس موجود تھا - وہ چارہ اس نے گھوڑے کے آگے ڈال دیا تھا اور خود بھی اس نے زنبیل میں سے پانی کی چھاگل اور کھانا نکال کر کھا پی لیا تھا - بارش بہت تیز ہو رہی تھی اور مسلسل ہو رہی تھی اس لئے سب کچھ کر لینے کے باوجود بارش مسلسل جاری تھی اور اب عمرو بستر پر بیٹھا باہر برستی ہوئی بارش کو دیکھ رہا تھا - چونکہ ابھی اس نے کھانا کھایا تھا اس لئے ابھی اس کا سونے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور یہاں سوائے بیٹھنے کے اور اس کے پاس کوئی کام بھی نہ تھا اچانک بیٹھے بیٹھے اس کے ذہن میں خیال آیا کہ یہاں وہ اکیلا ہے - اس لئے کیوں نہ زنبیل میں سے اکٹھی ہو جانے والی اپنی دولت نکال کر گننا شروع کر دے چنانچہ اس نے زنبیل میں موجود ہیرے جواہرات اور اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیلیاں نکال نکال باہر رکھنی شروع کر دیں - اتنی بہت ساری دولت دیکھ دیکھ کر اس کا چہرہ خوشی سے سرخ پڑ گیا تھا - وہ بڑی شوق بھری نظروں سے اس ساری دولت کو دیکھ رہا تھا -

" بس اتنی دولت - میں تو سمجھا تھا کہ عمرو عیار کے

پاس خزانے ہوں گے" - اچانک غار کی اندرونی طرف سے ایک انسانی آواز سنائی دی تو عمرو بے اختیار اچھل پڑا - اس نے بجلی کی سی تیزی سے بستر پر رکھی ہوئی دولت دونوں ہاتھوں سے واپس زنبیل میں ڈالنی شروع کر دی - وہ دیوانہ وار دولت کو زنبیل میں ٹھونسے چلا جا رہا تھا -

" ارے ارے آرام سے عمرو عیار آرام سے اتنی تھوڑی سی دولت کو تو میں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا" - وہی آواز دوبارہ سنائی دی - لیکن عمرو نے تو اس کی ایک بات نہ سنی نہ آنکھ اٹھا کر اس طرف دیکھا وہ بس مسلسل اپنی دولت کو زنبیل میں واپس ڈالنے میں مصروف تھا - جب اس نے ساری دولت واپس زنبیل میں ڈال لی تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر زنبیل کو اپنے کاندھے سے لٹکا کر اس نے غار کی اندرونی طرف دیکھا لیکن وہاں کچھ بھی نظر نہ آ رہا تھا -

" کون بول رہا تھا - سامنے آؤ" - عمرو نے کہا تو چند لمحوں بعد وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا کہ غار

کی اندرونی طرف سے ایک لمبے قد کا آدمی بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا عمرو کی طرف آ رہا تھا ۔ اس کے جسم پر سیاہ لباس تھا اور لباس پر جگہ جگہ انسانی کھوپڑیاں بنی ہوئی تھیں ۔ اس آدمی کے ہاتھ میں ایک بڑی سی انسانی ہڈی تھی اس کی بڑی بڑی مونچھیں اور داڑھی تھی ۔ سر کے بال بھی کافی بڑھے ہوئے تھے ۔ بھنویں بھی موٹی اور بھاری تھیں اور آنکھیں بھی بڑی بڑی تھیں۔

"کون ہو تم"۔ عمرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" گھبراؤ نہیں میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا"۔ آنے والے نے کہا اور پھر اطمینان سے وہ عمرو کے بستر کے کونے پر بیٹھ گیا ۔

"کیا تم جادوگر ہو"۔ عمرو نے پوچھا ۔

" میرا نام ماجا ہے ۔ میں بہت بڑا اور طاقتور جادوگر ہوں لیکن میں اپنے جادو سے انسانوں کی مدد کرتا ہوں ۔ میں نے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا اس لئے مجھے لوگ نیک جادوگر کہتے ہیں ۔ میں بھی ہوا میں اڑتا ہوا جا رہا تھا کہ اچانک بادل آ گئے اور بارش

شروع ہو گئی لہذا تم سے پہلے میں اس غار میں آگیا لیکن یہاں آنے کے بعد مجھے اپنے جادو سے معلوم ہو گیا کہ یہاں ایک بہت بڑا خزانہ موجود ہے ۔ ہیرے جواہرات پر مشتمل ایک بہت بڑا خزانہ ۔ تو میں اسے دیکھنے چلا گیا اس دوران تم یہاں آ گئے ۔ میں خزانہ دیکھ کر واپس آ رہا تھا کہ میں نے تمہیں دولت نکال کر گنتے دیکھا میں تمہیں پہچان گیا اس لئے میں رک گیا تاکہ دیکھ سکوں کہ تمہارے پاس کتنی دولت ہے کیونکہ میں نے تو سنا تھا کہ تم نے بے شمار جادوگروں کا خاتمہ کر کے ان کی دولت اپنے پاس رکھی ہوئی ہے لیکن میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں کہ تمہاری زنبیل میں تو بہت تھوڑی سی دولت ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ یہاں موجود خزانہ تمہیں دے دوں"۔ نیک جادوگر نے کہا تو عمرو بے اختیار اچھل پڑا ۔

" میری ساری دولت تو وادی زرفنا میں ختم ہو گئی ہے ۔ یہ تو اس کے بعد کی اکٹھی کی ہوئی دولت ہے ویسے کیا تم واقعی وہ خزانہ مجھے دے دو گے"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ضرور دوں گا ۔ مجھے خود تو دولت کی ضرورت ہی نہیں ہے"۔ نیک جادوگر نے کہا ۔

" کہاں ہے خزانہ جلدی دو مجھے"۔ عمرو کی لالچی طبیعت خزانے کا سنتے ہی فوراً جوش میں آ گئی تھی ۔

" آؤ میرے ساتھ "۔ نیک جادوگر نے کہا اور اٹھ کر غار کی اندرونی طرف کو بڑھ گیا عمرو بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چلنے لگا ۔ اندرونی طرف غار دائیں طرف کو مڑ گیا تھا ۔ پھر ایک لمبی سی سرنگ تھی جس کے اختتام پر ایک اور غار تھا ۔ جب عمرو اور نیک جادوگر وہاں پہنچے تو ایک طرف غار کی دیوار آدھی تھی ۔ دوسری طرف ایک اور غار نظر آ رہا تھا ۔

" ادھر دیکھو خزانہ"۔ نیک جادوگر نے کہا تو عمرو تیزی سے اس آدھی دیوار کی طرف بڑھا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر رہ گئیں ۔ جب اس نے آدھی دیوار کی دوسری طرف غار میں بے شمار بڑے چھوٹے ہیرے جواہرات پڑے ہوئے دیکھے ۔ رنگ برنگے جواہرات میں اور ہیروں میں سے تیز روشنیاں پھوٹ رہی تھیں ۔ عمرو نے جلدی سے آگے کی طرف

جھک کر ان جواہرات کو اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک اس کے کاندھے پر کوئی چیز زور سے لگی تو عمرو نے تیزی سے مڑ کر دیکھا تو اس نے نیک جادوگر کو دیکھا جس کی اس کی طرف پشت تھی لیکن وہ ہڈی والے ہاتھ کو اٹھائے مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمرو کوئی بات کرتا اس نیک جادوگر نے ہڈی اس کے کاندھے پر ایک بار پھر زور سے ماری اور اس کے ساتھ ہی غار اس نیک جادوگر کے قہقہے سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی عمرو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ نیک جادوگر اچانک غائب ہو گیا ۔ عمرو تیزی سے گھوما تاکہ پہلے خزانے کو اپنی زنبیل میں ڈال لے پھر اس جادوگر کو تلاش کرے گا ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ سارے ہیرے جواہرات عام سے پتھروں میں تبدیل ہو چکے تھے عمرو نے ہاتھ بڑھا کر ایک کو اٹھایا اور اسے غور سے دیکھا وہ واقعی پتھر ہی تھا عمرو نے اسے واپس پھینک دیا اور مڑ کر واپس اپنے غار کی طرف بڑھ گیا اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر یہ سارا کیا

کھیل کھیلا گیا ہے یہ نیک جادوگر کون تھا اور یہ جادوئی خزانہ اسے دکھانے کا کیا مقصد تھا اور پھر وہ خود کہاں غائب ہو گیا ہے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی ۔ عمرو جب واپس اپنے غار میں پہنچا تو وہاں گھوڑا بھی موجود تھا بستر بھی موجود تھا اور مشعل بھی ویسے ہی جل رہی تھی ۔ عمرو جاکر دوبارہ بستر پر بیٹھ گیا باہر بارش مسلسل ہو رہی تھی ۔ عمرو نے زنبیل کے اندر ہاتھ ڈالا اور بولنے والی گڑیا باہر نکالی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا تو گڑیا کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئیں ۔

" بولنے والی گڑیا مجھے بتاؤ کہ یہ نیک جادوگر کون تھا وہ کہاں غائب ہو گیا اور وہ ہیرے جواہرات کس طرح پتھروں میں تبدیل ہو گئے یہ سارا کیا کھیل تھا" ۔ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ ماجا جادوگر نے عمرو کی زنبیل میں موجود تمام دولت حاصل کر لی ہے اور فرار ہو گیا ہے "۔ بولنے والی گڑیا نے کہا تو عمرو بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کے ہاتھ سے گڑیا چھوٹ کر نیچے

بستر پر گر گئی اور عمرو نے پاگلوں کے سے انداز میں اپنی زنبیل میں موجود دولت کو نکالنا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا واقعی زنبیل میں ایک اشرفی تک موجود نہ تھی ۔ عمرو کا رنگ زرد پڑ گیا اس نے جلدی سے بستر پر پڑی ہوئی گڑیا اٹھائی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا ۔

" بولنے والی گڑیا یہ سب کیسے ہوا میری دولت کہاں گئی میں تو لٹ گیا ہوں ۔ میں تو تباہ ہو گیا ہوں میں تو برباد ہو گیا ہوں مجھے بتاؤ کہ یہ دولت واپس کیسے لوں ۔ جلدی بتاؤ"۔ عمرو نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا ۔

" خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ یہ عیار جادوگر تھا اس نے جو خزانہ عمرو کر دکھایا تھا وہ جادو کے ہیرے تھے جب خواجہ عمرو ان جادو کے ہیروں کو اٹھانے لگا تو عیار جادوگر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہڈی عمرو کے اس کاندھے پر ماری جس پر زنبیل لٹکی ہوئی تھی ۔ عمرو کی پشت سے عیار جادوگر کی پشت بھی ملی ہوئی تھی ۔ اس لئے عمرو کی زنبیل میں موجود تمام دولت

عیار جادوگر کے پاس پہنچ گئی اور وہ اسے لے کر فرار ہو گیا ہے"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا تو عمرو کے چہرے پر اور زیادہ وحشت ناچنے لگی ۔

" یہ - یہ بتاؤ کہ میں اس نامراد جادوگر سے کیسے اپنی دولت واپس لے سکتا ہوں"۔ عمرو نے کہا ۔

" اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم وہیں جاؤ جہاں جادو کے ہیرے پتھر بن چکے ہیں ان میں سے بڑا پتھر اٹھا لاؤ اور پھر اس بڑے پتھر کو باہر بارش میں پھینک دو جیسے ہی بارش اس بڑے پتھر پر پڑے گی وہ زندہ ہو جائے گا اور تمہارا غلام بن جائے گا تم اس سے کہنا کہ عیار جادوگر کو پکڑ کر لے آئے ۔ یہ پتھر اس جادوگر کو پکڑ کر یہاں لے آئے گا ۔ پھر اس پتھر سے کہنا کہ اس جادوگر کے سر پر برسنا شروع کر دے ۔ جادوگر لاکھ کوشش کرے لیکن وہ اس پتھر سے نہ بچ سکے گا جب وہ تنگ آ جائے گا تو تم سے معافی مانگے گا تم اپنی دولت واپس مانگ لینا ۔ چنانچہ وہ مجبوراً تمہاری دولت تمہیں واپس دے دے گا اور تب تک پتھر سوکھ جائے گا اور جیسے وہ سوکھے گا اس کی طاقت ختم

ہو جائے گی وہ عام پتھر بن جائے گا ۔ پھر تم اس جادوگر کو جال الیاسی میں جکڑ کر اس کا خاتمہ کر دینا"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو عمرو نے جلدی سے اسے زنبیل میں ڈالا اور اٹھ کر اس طرف کو بھاگ پڑا جہاں وہ جادو کے ہیرے جو اب پتھر کے بن چکے تھے موجود تھے ۔ وہاں سے اس نے سب سے بڑا پتھر اٹھایا اور واپس آکر اس نے پتھر کو باہر بارش میں رکھ دیا ۔ جیسے ہی پتھر بارش سے بھیگا وہ بے اختیار اچھلنے لگا ۔

" غلام پتھر جا کر ماجا جادوگر کو یہاں لے آؤ"۔ عمرو نے چیختے ہوئے کہا تو پتھر غائب ہوگیا ۔ چند لمحوں بعد جادوگر چیختا ہوا اندر آگیا اس کے پیچھے پتھر بھی آگیا ۔ جادوگر کے چہرے پر بے حد خوف تھا ۔

" بچاؤ بچاؤ مجھے اس پتھر سے بچاؤ"۔ جادوگر نے چیختے ہوئے کہا ۔

" غلام پتھر اس کے سر پر برسنا شروع ہو جاؤ"۔ عمرو نے کہا تو پتھر بار بار جادوگر کے سر پر دھماکے

سے گرنے لگا - اب تو جادوگر کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں - اس نے مسلسل بچاؤ بچاؤ چیخنا شروع کر دیا -

" میری دولت واپس کرو"- عمرو نے کہا تو جادوگر نے دونوں ہاتھ لہرائے تو عمرو کی ساری دولت اس کے بستر پر پڑی نظر آنے لگی - عمرو نے جلدی سے ساری دولت اپنی زنبیل میں ڈال لی - اتنی دیر میں پتھر سوکھ چکا تھا اس لئے وہ ایک طرف گر کر ساکت ہوگیا - عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے جال الیاسی نکال کر اس میں جادوگر کو جکڑ لیا - جادوگر نے اب عمرو کی منتیں شروع کر دیں -

" ان جادو کے ہیروں کی جگہ مجھے اصل ہیرے دو پھر چھوڑوں گا ورنہ ہلاک کر دوں گا"- عمرو نے کہا تو جادوگر نے فوراً ہی منتر پڑھ کر پھونک ماری تو بے شمار چھوٹے بڑے ہیرے اور جواہرات وہاں پڑے نظر آنے لگے - عمرو نے جلدی سے ان سب کو بھی اٹھا کر زنبیل میں ڈالا اور پھر خنجر سلیمانی نکال کر جال الیاسی میں پھنسے ہوئے جادوگر کے سینے میں اتار دیا - اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور ہر طرف سرخ دھواں چھا

گیا -

" میرا نام ماجا جادوگر تھا میں عیار جادوگر تھا میں نے اپنی عیاری سے عمرو کو بھی بیوقوف بنا دیا تھا مگر عمرو مجھ سے بھی بڑا عیار نکلا اور اس نے اپنی دولت کے ساتھ ساتھ میرا خزانہ بھی حاصل کر لیا - اور مجھے بھی ہلاک کر دیا"- جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی - دھواں ختم ہوا تو جادوگر کی لاش بھی غائب ہو چکی تھی - عمرو خوش تھا کہ اسے اپنی دولت بھی مل گئی اور جادوگر کا خزانہ بھی -

ختم شد

یہ کہانی ہے عمرو عیار کی
ایک چڑیل سے شادی کی

عمرو کی دلہن

مصنف — ظہیر احمد

شہزادی آکاش جسے طلسم ہوشربا کے سب سے بڑے جادوگر نے اغوا کر لیا تھا اور عمرو عیار شہزادی آکاش کو چھڑانے کے لئے طلسم ہوشربا میں داخل ہو گیا۔

آب سامری جسے پینے سے جادوگروں کی عمریں ایک ہزار سال بڑھ جاتی تھیں۔

عمرو عیار جس نے دو جادوگروں کو آب سامری پلا کر ہلاک کر دیا۔

عمرو عیار جس نے ایک بدصورت چڑیل گورکی سے شادی کرنے کا اعلان کر دیا۔

گورکی جس کی ایک شرط کے مطابق عمرو عیار گورکی کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر پورے محل کی سیر کرائے گا۔

گورکی جب عمرو عیار کے کندھوں پر سوار ہو کر محل کی سیر کرنے لگی تو؟

قہقہوں کی برسات لئے عمرو عیار کی شادی کا منظر
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کریں

ملنے کا پتہ **یوسف برادرز** الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ - اردو بازار **لاہور**

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک ضدی شہزادی
موم کا شہزادہ
ٹھگ شہزادہ
سوتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پُراسرار قبیلہ
جبل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز

عمرو اور گرز دیو

ننھے منے بچوں کے لئے عمرو عیار کی انوکھی کہانی

عمرو اور گرز دیو

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ------ یوسف قریشی
--------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------- -/5 روپے

عمرو اپنے کمرے میں گہری نیند سویا ہوا تھا کہ کسی نے اسے زور سے جھنجوڑ دیا ۔ عمرو کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا ۔

" خواجہ عمرو ۔ جلدی اٹھیئے " ۔ سردار امیر حمزہ یہاں آ رہے ہیں " ۔ اس کے خادم نے کہا تو خواجہ عمرو یوں اچھل کر بستر سے نیچے اترا جیسے بستر میں اچانک کانٹے نکل آئے ہوں ۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ سردار امیر حمزہ اور یہاں ۔ کیوں ۔ وجہ " ۔ خواجہ عمرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ سردار امیر حمزہ کبھی عمرو کے مکان پر

نہ آئے تھے اور نہ کبھی انہیں آنے کی ضرورت پڑی تھی ۔ انہیں جب بھی عمرو سے کوئی کام ہوتا وہ عمرو کو اپنے پاس بلا لیتے تھے ۔ اس لئے عمرو ان کے یہاں آنے کی بات سن کر بے حد حیران ہو رہا تھا ۔

" سردار امیر حمزہ کا خادم خاص چاؤش ابھی آکر اطلاع دے گیا ہے کہ سردار امیر حمزہ کسی خاص مہمان کے ساتھ خواجہ عمرو سے ملاقات کے لئے یہاں آ رہے ہیں"۔ ملازم نے کہا تو خواجہ عمرو بری طرح بوکھلا گیا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیا ہوا ۔ اوہ ۔ تم ایسا کرو اور جلدی کرو کہ پورے مکان کی صفائی کراؤ ۔ تمام لکڑی کے سامان کو اور میزوں کرسیوں کو پالش کرو ۔ تمام پردے اتارو ۔ انہیں دھو کر دوبارہ لگاؤ ۔ جلدی کرو"۔ عمروعیار نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو خادم بے اختیار ہنسنے لگا ۔

" تم ہنس رہے ہو نادان ، پاگل ، احمق ، جلدی کرو"۔ عمرو نے بوکھلاہٹ میں ناچتے ہوئے کہا ۔

" خواجہ ۔ اس کام میں کئی روز لگ جائیں گے جبکہ سردار امیر حمزہ تو شاید اب پہنچ بھی گئے ہوں گے"۔

خادم نے کہا اور اسی لمحے باہر سے سردار امیر حمزہ کی آمد پر بجنے والے ناقوس کی آواز سنائی دی ۔ یہ آواز اس بات کی نشانی تھی کہ سردار امیر حمزہ تشریف لے آئے ہیں ۔ خواجہ عمرو ناقوس کی آواز سنتے ہی پاگلوں کی طرح دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ چونکہ سو رہا تھا اس لئے نہ اس کے جسم پر اچھا لباس تھا اور نہ ہی اس نے منہ دھویا تھا ۔ وہ بوکھلاہٹ میں اسی طرح بھاگتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ امیر حمزہ کا استقبال کر سکے کیونکہ یہ بھی انتہائی بری بات تھی کہ سردار امیر حمزہ اس کے مکان پر آئیں اور وہ ان کا دروازے پر جا کر استقبال بھی نہ کرے ۔ لیکن جیسے ہی وہ دروازے پر پہنچا وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دروازے پر ایک خوبصورت لڑکا کھڑا ہوا تھا ۔ اس کے پیچھے سردار امیر حمزہ کا ملازم خاص چاؤش کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ناقوس پھونکنے والا ۔ لیکن سردار امیر حمزہ موجود نہ تھے ۔ عمرو نے ادھر ادھر دیکھا اور جب اسے سردار امیر حمزہ نظر نہ آئے تو وہ حیرت سے چاؤش کی طرف دیکھنے لگا ۔

"سردار کہاں ہیں"۔ عمرو نے چاؤش سے پوچھا۔

"یہ آپ کے سامنے کھڑے ہیں۔ سردار احمد حمزہ ولی عہد ملک تاتار"۔ چاؤش نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمرو بے اختیار چونک پڑا۔ اب وہ غور سے اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا۔

"خواجہ عمرو۔ میرا نام احمد حمزہ ہے۔ میں آپ سے ملنے آیا ہوں"۔ اس لڑکے نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ضرور۔ ضرور۔ تشریف لایئے۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ میرے پاس تشریف لائے ہیں۔ ویسے آپ نے تکلیف کی ہے۔ مجھے آپ وہیں بلوا لیتے"۔ عمرو نے فوراً ہی اپنے لہجے کو بدلتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس لڑکے کو ساتھ لے کر اپنے مکان کے بڑے کمرے میں آگیا۔ اس کے خادم نے پھلوں کی بھری ہوئی تھالیاں لا کر ان کے سامنے رکھ دیں جبکہ سردار امیر حمزہ کا ملازم خاص چاؤش اور ناقوس پھونکنے والے کو دوسرے کمرے میں بٹھایا گیا۔

"خواجہ عمرو۔ میں آپ کے پاس ایک خاص کام

سے آیا ہوں۔ میری بڑی بہن شہزادی زبیدہ کو ایک ظالم جادوگر اٹھا کر لے گیا ہے۔ ہمارے والد بادشاہ سلامت نے اس جادوگر سے شہزادی زبیدہ کو واپس حاصل کرنے کی بے حد کوششیں کیں۔ جادوگروں کی خدمات حاصل کیں۔ نجومیوں سے حساب کروائے۔ بڑے بڑے بہادروں کو بھیجا لیکن کوئی بھی شہزادی زبیدہ کو واپس نہیں لا سکا۔ یہ جادوگر انتہائی طاقتور ہے۔ اس قدر طاقتور کہ اس کے ماتحت دیو ہیں۔ ایک دیو تو اس کا خاص ملازم ہے۔ اس کے پاس ایک سیاہ رنگ کا خوفناک گرز ہے وہ اس گرز سے بڑے بڑے بہادروں کا ایک لمحے میں خاتمہ کر دیتا ہے۔ جب ہم سب طرف سے مایوس ہو گئے تو میرے والد کو آپ کے متعلق بتایا گیا۔ میرے والد شہزادی زبیدہ کی وجہ سے بیمار ہیں خود نہیں آ سکتے۔ اس لئے انہوں نے مجھے یہاں بھجوایا ہے۔ سردار امیر حمزہ نے آپ کو بلانے کے لئے کہا لیکن میں نے ان سے درخواست کی کہ میں خود آپ سے جا کر ملنا چاہتا ہوں اس لئے انہوں نے مجھے یہاں بھجوا دیا ہے اور میرے

یہاں آنے کی ایک خاص وجہ ہے ۔ میرے والد نے کہا تھا کہ آپ سے علیحدہ ملوں اور آپ کو پیشگی انعام کے طور پر ایک خاص ہیرا دوں ۔ یہ ایک ایسا ہیرا ہے کہ بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس بھی اس جیسا ہیرا نہیں ہے"۔ اس لڑکے نے کہا اور اپنی جیب سے ایک تھیلی نکالی اور تھیلی میں سے جب اس نے ہیرا باہر نکالا تو عمروعیار بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ دس کونوں والا یہ انتہائی قیمتی ہیرا واقعی نایاب ترین ہیرا تھا ۔ عمرو نے ہیرا لیا اور جلدی سے اسے اپنی زنبیل میں ڈال لیا ۔

" میرے والد نے کہا ہے کہ اگر آپ شہزادی زبیدہ کو اس جادوگر سے واپس لے آئیں تو وہ آپ کو بہت انعام واکرام دیں گے"۔ لڑکے نے کہا ۔

" میں اپنی جان کی بازی لگا کر بھی شہزادی کو واپس لے آؤں گا"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔

" لیکن آپ جلدی کریں کیونکہ وہ ظالم جادوگر آج سے دو روز بعد زبردستی شہزادی زبیدہ سے شادی کر لے گا کیونکہ اس نے تاریخ مقرر کر دی ہے جبکہ وہ انتہائی

بدصورت ظالم اور بوڑھا آدمی ہے"۔ لڑکے نے کہا ۔

" آپ فکر نہ کریں ۔ آپ دو روز تک یہیں سردار کے پاس رہیں ۔ میں شہزادی کو یہیں لے آؤں گا ۔ پھر ہم اکٹھے آپ کے ملک جائیں گے"۔ عمرو نے کہا تو لڑکے نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ سردار امیر حمزہ کے خادموں کے ساتھ واپس چلا گیا ۔ عمرو نے اس کے واپس جاتے ہی کمرہ بند کر کے اس ہیرے کو نکال کر دیکھا اور پھر بے اختیار خوشی سے اچھلنے لگا کیونکہ واقعی یہ دنیا کا نایاب ترین ہیرا تھا اور اکیلا یہ ہیرا بڑے بڑے شاہی خزانوں سے بھی زیادہ قیمتی تھا عمرو نے جلدی سے لباس تبدیل کیا اور پھر وہ اپنے مکان سے نکلا اور جنگل کی طرف روانہ ہوگیا ۔ وہ جلد از جلد شہزادی زبیدہ کو اس جادوگر سے واپس لے آنا چاہتا تھا تاکہ بادشاہ تاتار سے مزید انعام حاصل کر سکے اسے یقین تھا کہ جس بادشاہ نے اتنا قیمتی ہیرا اسے پیشگی انعام کے طور پر دے دیا ہے وہ انعام بھی بڑا دے گا ۔ اس لئے عمروعیار جلد از جلد شہزادی کو واپس لے آنا چاہتا تھا ۔ لڑکے سے اس نے اس

جادوگر کا نام و پتہ معلوم کر لیا تھا ۔ جنگل میں جا کر اس نے اپنی جوتیاں اتاریں اور سنہری چپلیں پہن لیں جنہوں نے اسے تھوڑی ہی دیر بعد اس جگہ پہنچا دیا جہاں اس ظالم جادوگر کا محل تھا ۔ یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا ۔ عمروعیار نے یہاں پہنچتے ہی سنہری چپلیں اتار کر واپس زنبیل میں ڈالیں اور دوسری جوتیاں پہن کر محل کی طرف بڑھنے لگا ۔ ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اس نے دھم دھم کی آواز ایک طرف سے آتی سنی ۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی ہاتھی دوڑ رہا ہو ۔ وہ رک گیا اور پھر اس نے درختوں کے ایک جھنڈ میں سے ایک دیو کو باہر آتے دیکھا ۔ دیو کے جسم پر سوائے ایک زیر جامہ کے اور کوئی لباس نہ تھا لیکن اس نے پیروں میں خاص قسم کے جوتے پہن رکھے تھے ۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا خوفناک سا لوہے کا گرز تھا جس میں برچھیاں سی لگی ہوئی تھیں ۔ وہ گرز اٹھائے دوڑتا ہوا عمروعیار کی طرف بڑھا آ رہا تھا ۔ اس کا انداز بے حد جارحانہ تھا ۔ عمرو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ابھی اس

کے سر پر یہ برچھیوں والا گرز مار کر اس کا خاتمہ کر دے گا ۔ چنانچہ اسے اور تو کچھ نہ سوجھا اس نے جلدی سے تلوار نکال لی ۔ حالانکہ اتنی بات تو وہ بھی جانتا تھا کہ اس دیو کے مقابلے میں نہ وہ لڑ سکتا ہے اور نہ اس کی تلوار کی کوئی حیثیت ہے ۔

"کون ہو تم اور یہاں کیسے پہنچ گئے ہو"۔ دیو نے قریب پہنچ کر عمرو سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس نے عمرو کی تلوار کو نظر انداز کر دیا تھا۔

"میرا نام حکیم الحکماء ہے اور میں جادوگروں کے شہنشاہ افراسیاب کا شاہی حکیم ہوں ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں ایک جادوگر رہتا ہے جو کسی خوبصورت شہزادی سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن شہزادی اس شادی پر رضا مند نہیں ہے جبکہ میں اس شہزادی کو آسانی سے رضا مند کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

"تم کیسے اسے رضا مند کر لو گے"۔ دیو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہی تو میرا فن ہے ۔ اب تک میں سینکڑوں شہزادیوں کو رضا مند کرا کر ان کی جادوگروں سے

شادیاں کرا چکا ہوں"۔ عمرو نے جواب دیا۔

" اچھا آؤ میرے ساتھ"۔ دیو نے کہا اور اسے ساتھ لے کر محل کی طرف بڑھ گیا۔ محل میں داخل ہو کر وہ اسے ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا جہاں تخت پر ایک انتہائی خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے نقاب باندھ رکھا تھا۔ اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں خوف تھا۔

" یہ ہے ملک تاتار کی شہزادی زبیدہ۔ جس سے میرا مالک آشان جادوگر شادی کرنا چاہتا ہے لیکن یہ نہیں مانتی۔ تم اسے رضا مند کرو"۔ دیو نے عمرو سے کہا۔

" تم اپنے مالک کو بھی یہاں لے آؤ اور پھر دیکھو کہ میں کیسے اسے رضا مند کرتا ہوں"۔ عمرو نے جواب دیا اور دیو سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

" شہزادی زبیدہ مجھے تمہارے والد اور بھائی احمد حمزہ نے تمہیں چھڑوانے کے لئے بھیجا ہے۔ میرا نام خواجہ عمرو ہے۔ تم ایسا کرو کہ میرے کہنے پر اس جادوگر سے شادی پر تیار ہو جانا لیکن ایک شرط لگا دینا کہ

جادوگر اپنی جان اپنے جسم میں رکھ لے۔ پھر میں اس جادوگر کا خاتمہ کر دوں گا"۔ عمرو نے جلدی سے شہزادی زبیدہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" شہزادی زبیدہ پہلے تو بڑی حیران ہوئی اور اس نے عمرو کی بات ماننے سے انکار کر دیا لیکن عمرو نے جب اسے ساری بات تفصیل سے سمجھائی تو وہ مان گئی اسی لمحے ایک بدصورت اور بوڑھا جادوگر کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہی گرز بردار دیو تھا اور پھر عمرو کے زور دینے پر شہزادی جادوگر سے شادی کرنے پر تیار ہو گئی۔

" لیکن میری ایک شرط ہو گی اور وہ یہ کہ مجھے یہ ہرگز پسند نہیں ہے کہ میرے شوہر کی جان اس کے جسم میں نہ ہو کسی اور چیز میں ہو۔ اس لئے جب تک آشان جادوگر اپنی جان اپنے جسم میں نہ رکھے گا میں شادی نہیں کروں گی"۔ شہزادی زبیدہ نے کہا۔

" لیکن میری جان تو اس دیو کے اندر ہے۔ اس طرح میری جان اور زیادہ محفوظ رہتی ہے"۔ جادوگر نے کہا۔

" یہ دیو تو ویسے بھی تمہارا محافظ ہے ۔ کیا حرج ہے کہ تم اپنی جان اپنے جسم میں رکھ لو ۔ اس طرح شہزادی خوش ہو جائے گی"۔ عمرو نے کہا تو جادوگر مان گیا اور اس نے دیو کے جسم میں رکھی ہوئی اپنی جان واپس اپنے جسم میں رکھ لی ۔

" اب تو تم خوش ہو ۔ اب تو میرے ساتھ شادی کرو گی"۔ جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور شہزادی نے عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا ۔

" لیکن آشان جادوگر ۔ اب جبکہ تمہاری جان اس دیو میں نہیں ہے تو تم اسے واپس پرستان بھیج دو ۔ دراصل شہزادی اس دیو سے خوفزدہ رہتی ہے اور کسی خوفزدہ لڑکی سے شادی کرنا اس پر ظلم کرنا ہے"۔ عمرو نے فوراً ہی مکاری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ حکیم درست کہہ رہا ہے"۔ بوڑھے جادوگر نے شہزادی زبیدہ سے پوچھا تو اس نے عمرو کی آنکھوں کے اشارے پر ہاں میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ تمہاری خاطر میں یہ بھی کر لیتا

ہوں"۔ جادوگر نے کہا اور اس نے دیو کو آزاد کر دیا اور اسے واپس پرستان جانے کا کہہ دیا ۔ دیو اس طرح آزادی پر ملنے پر بے حد خوش ہوا اور اس نے عمرو کا بھی شکریہ ادا کیا ۔ کیونکہ وہ خود یہاں بے حد تنگ تھا ۔ وہ واپس پرستان جانا چاہتا تھا لیکن جادوگر کی وجہ سے مجبور تھا اس لئے وہ خوشی سے اڑتا ہوا گرز سمیت واپس پرستان چلا گیا۔

" اب بولو ۔ کب ہم سے شادی کرو گی"۔ جادوگر نے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم جیسے بوڑھے بدصورت جادوگر سے کون شادی کرے گا ۔ تم ظالم بھی ہو اور سفاک بھی"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو آشان جادوگر چونک کر اسے حیرت سے دیکھنے لگا ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو ۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے زنبیل سے خنجر سلیمانی نکالا اور پوری قوت سے جادوگر کے سینے میں اتار دیا ۔ جادوگر کی جان چونکہ اس کے اپنے جسم میں تھی اس لئے خنجر

سلیمانی لگتے ہی وہ ہلاک ہو گیا ۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی ہر طرف دھواں پھیل گیا اور پھر جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" میرا نام آشان جادوگر تھا ۔ مجھے عیاری سے مارا گیا ہے "۔ اور پھر دھواں ختم ہوا تو عمرو نے دیکھا کہ وہاں کوئی محل نہ تھا ۔ صرف شہزادی زبیدہ کھڑی تھی شہزادی زبیدہ بھی خوش تھی کہ اس بوڑھے جادوگر سے وہ بچ گئی ہے اور عمروعیار بھی خوش تھا کہ اب جب وہ شہزادی کو ساتھ لے کر سردار امیر حمزہ اور پھر ملک تاتار پہنچے گا تو اسے بے حد انعام وکرام ملے گا ۔ اس کے تصور سے بھی زیادہ انعام واکرام ۔ اس لئے وہ بھی بے حد خوش تھا ۔

ختم شد

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک متقی شہزادی
موم کا شہزادہ
ٹھنگ شہزادہ
موتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پُراسرار قبیلہ
جنگل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز

عمرو اور گنجا جادوگر

ننھے منے بچوں کے لئے عمرو عیار کی دلچسپ کہانی

عمرو اور گنجا جادوگر

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ------ یوسف قریشی
-------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 5/- روپے

عمرو عیار اپنے گھر کے ایک کمرے میں بیٹھا زنبیل میں موجود دولت کا حساب اپنی انگلیوں پر کر رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور اس کا خادم اندر داخل ہوا ۔

"کیا بات ہے ۔ کیوں آئے ہو"۔ عمرو عیار نے حیران ہو کر پوچھا تو خادم نے ایک خط عمرو عیار کی طرف بڑھا دیا ۔

"یہ خط سردار امیر حمزہ نے میدان جنگ سے بھیجا ہے"۔ خادم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا ۔ عمرو عیار نے جلدی سے شاہی خط کھولا اور اسے پڑھنے لگا سردار امیر حمزہ نے اس خط میں اسے حکم دیا تھا کہ

طلسم ہوشربا کی سرحد کے قریب شہنشاہ افراسیاب نے مسلمان فوجوں کو روکنے کے لئے ایک گنجے جادوگر کو فوج دے کر بھیجا ہے جس نے سرحد کے قریب اپنا پڑاؤ ڈالا ہوا ہے چونکہ سردار امیر حمزہ جادوگروں کی ایک بڑی فوج سے لڑنے میں مصروف ہے اور اسے خطرہ ہے کہ یہ گنجا جادوگر کہیں عقب سے ان پر حملہ نہ کر دے اس لئے عمرو فوراً جا کر اس گنجے جادوگر کا خاتمہ کر دے ۔ اسے کثیر العام دیا جائے گا عمرو نے رقعہ پڑھ کر فوراً لباس تبدیل کیا اور شاہی اصطبل سے گھوڑا لیا اور پھر طلسم ہوشربا کی سرحد کی طرف روانہ ہو گیا ۔ وہ چونکہ سینکڑوں بار طلسم ہوشربا آتا جاتا رہا تھا ۔ اس لئے اسے اس کے بارے میں اچھی طرح علم تھا کہ یہ گنجا جادوگر کہاں پڑاؤ ڈالے ہوئے ہوگا ۔ عمرو منزلیں مارتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور جب وہ طلسم ہوشربا کی سرحد سے پہلے آنے والے جنگل کے پاس پہنچا تو وہ گھوڑے سے اترا اور اس نے گھوڑے کو آزاد کر دیا تاکہ وہ وہاں آزادانہ گھوم پھر کر اپنا پیٹ بھر سکے اور جنگلی جانوروں سے اپنا تحفظ کر سکے اور خود وہ

زنبیل سنبھالے جنگل میں داخل ہو گیا ۔ جنگل زیادہ بڑا نہ تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ شام ہونے سے پہلے پہلے اس جنگل کو عبور کر کے دوسری طرف واقع طلسم ہوشربا کی سرحد تک پہنچ جائے گا لیکن ابھی اس نے آدھا جنگل ہی پار کیا ہوگا کہ اچانک جنگل کے درمیان بنے ہوئے ایک بڑے سے محل نما مکان کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا ۔ مکان بہت بڑا تھا اور باقاعدہ بڑے بڑے پتھروں سے بنایا گیا تھا جبکہ اس کا بڑا سا پھاٹک لکڑی کا بنا ہوا تھا ۔ اس مکان کے اوپر سیاہ رنگ کا ایک جھنڈا لہرا رہا تھا جس پر انسانی کھوپڑی اور دو ہڈیوں کی تصویر بنی ہوئی تھی اس جھنڈے کو دیکھ کر عمرو سمجھ گیا کہ یہ کسی جادوگر کا مکان ہے ۔ اسے خیال آیا کہ کہیں وہ گنجا جادوگر اس مکان میں نہ رہتا ہو ۔ چنانچہ وہ محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا مکان کے باہر کوئی آدمی نہ تھا۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ عمرو اس بڑے سے پھاٹک کے سامنے پہنچ گیا ۔ اس نے زور سے پھاٹک پر دستک دی

" کون ہے "۔ اندر سے ایک چیختی ہوئی کرخت آواز

سنائی دی ۔

"میرا نام حکیم الحکما ہے ۔ میں طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کا شاہی حکیم ہوں"۔ عمرو عیار نے اونچی آواز میں جواب دیا تو دروازہ درمیان سے تھوڑا سا کھل گیا لیکن یہ دروازہ اتنا نہ کھلا تھا کہ عمرو عیار اندر داخل ہو سکتا ۔ سامنے ایک کرسی پر ایک گنجا آدمی بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے ماتھے پر بھی کھوپڑی کا نشان تھا ۔ اس کی باریک لیکن لمبی لمبی موپچھیں تھیں اس نے ایسا لباس پہنا ہوا تھا کہ جیسے وہ کسی برفانی علاقے میں رہتا ہو ۔ اس کی نظریں دروازے کی درز سے سامنے کھڑے عمرو عیار پر جمی ہوئی تھیں ۔ عمرو عیار آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اب سامنے نہ وہ مکان تھا اور نہ وہ دروازہ بلکہ وہاں عام سا جنگل تھا ۔ وہ یہ دیکھ کر بے حد حیران ہوا ۔ اس نے جلدی سے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور تختی داؤدی نکال لی ۔

"تختی داؤدی مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیا تھا اور یہ مکان کہاں غائب ہو گیا"۔ عمرو نے تختی داؤدی کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا تو تختی داؤدی پر فوراً ایک تحریر ابھر آئی ۔

"خواجہ عمرو عیار کو بتایا جاتا ہے کہ یہ مکان جادو کا تھا اور اس میں گنجا جادوگر رہ رہا تھا ۔ اسے طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب نے نہ صرف تمہارے متعلق پوری تفصیل سے بتا دیا تھا بلکہ تمہاری تصویر بھی اسے دکھا دی تھی اور اسے حکم دیا تھا کہ وہ تم سے مقابلہ کرنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ اس طرح تم اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے ۔ اس لئے جب اس نے تمہیں دیکھا تو وہ تمہیں پہچان گیا اور اس نے تمہارا مقابلہ کرنے کی بجائے مکان سمیت یہاں سے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی اور اب وہ اپنی فوج کے اندر بنے ہوئے شاہی خیمے میں موجود ہے اس کی فوج جنگل کے پار میدان میں موجود ہے اور خواجہ عمرو عیار کو بتایا جاتا ہے کہ گنجا جادوگر اس وقت ہلاک ہو سکتا ہے جب عمرو عیار اپنی تلوار پر ایک خونخوار شیر ایک خونخوار بھینسے اور ایک خونخوار چیتے کا خون نہ لگا لے ۔ ان تینوں درندوں کا خون لگنے کے

بعد ہی اس تلوار سے گنجے جادوگر کو ہلاک کیا جا سکتا ہے اور وہ مقابلے پر مجبور بھی ہو سکتا ہے ویسے گنجا جادوگر جسمانی طور پر اور جادو کے لحاظ سے بھی بے حد طاقتور ہے - اس کی پیشانی پر کھوپڑی اور دو ہڈیوں کا نشان ہے - گنجا جادوگر اس وقت ہلاک ہو سکتا ہے جب تمہاری تلوار کا پہلا وار اس کی پیشانی پر موجود اس نشان پر پڑے - ورنہ وہ ہلاک نہیں ہو سکتا اور اس کے جادو کے توڑ کے لئے تمہیں اپنی تلوار کے دستے کے ساتھ لومڑی کی دم باندھنی ہو گی پھر اس کا کوئی جادو تم پر اثر نہ کر سکے گا لیکن اگر تمہاری تلوار کا پہلا وار اس گنجے جادوگر کی پیشانی پر موجود نشان پر نہ لگ سکا تو پھر تم خود ہلاک ہو جاؤ گے - اس لئے یہ سارا کام تم نے اپنی عقل اور عیاری سے کرنا ہے کہ تینوں درندوں کے خون سے بھری ہوئی تلوار کا پہلا وار اس گنجے جادوگر کی پیشانی پر لگے ہوئے نشان پر پڑے - تب یہ جادوگر فوراً ہلاک ہو جائے گا"- عمرو عیار نے یہ تحریر پڑھی تو وہ بے حد پریشان ہوا کیونکہ اتنے خونخوار درندوں سے وہ کیسے لڑ سکتا تھا - وہ تو ہمیشہ اپنی

عقل اور عیاری سے لڑتا تھا ورنہ جسمانی طور پر تو وہ بے حد کمزور سا آدمی تھا لیکن ظاہر ہے اب اسے ایسا کرنا پڑے گا - اس نے تختی داؤدی کو زنبیل میں ڈالا اور سوچنے لگا کہ اسے کیا کرنا چاہئے - اچانک اسے خیال آیا کہ اس جنگل کے اندر پانی کا ایک بڑا چشمہ اور اس کے ساتھ جوہڑ ہے جہاں سے تمام درندے پانی پینے آتے ہیں - اگر وہ وہاں پھندہ لگا دے تو یہ درندے پانی پینے آئیں گے اور پھندوں میں پھنس جائیں گے پھر وہ انہیں آسانی سے ہلاک کر دے گا - چنانچہ اس نے درختوں کی لچکدار لیکن انتہائی مضبوط شاخیں توڑیں اور پھر وہیں بیٹھ کر اس نے پانچ مضبوط پھندے بنائے جن میں چار بڑے اور ایک چھوٹا پھندہ تھا - پھر وہ ان پھندوں کو اٹھا کر چشمے کے پاس پہنچ گیا اسے معلوم تھا کہ بڑے جانور جوہڑ کے کھلے حصے کی طرف سے آ کر پانی پیتے ہیں جبکہ چھوٹے جانور جوہڑ کے تنگ حصے کی طرف آتے ہیں - چنانچہ اس نے چھوٹا پھندہ تو تنگ حصے کی طرف لگا دیا جبکہ بڑے پھندے اس نے جوہڑ کے کھلے حصے کی

طرف علیحدہ علیحدہ لگا دیئے اور خود ایک درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا - تھوڑی دیر بعد اس نے لومڑیوں کے ایک گروہ کو تنگ حصے کی طرف پانی پینے کے لئے آتے ہوئے دیکھا تو وہ بے حد خوش ہوا کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی لومڑی تو یقیناً چھوٹے پھندے میں پھنس جائے گی اور وہی ہوا - ایک لومڑی اس پھندے میں پھنس کر چیخنے لگی تو باقی لومڑیاں بھاگ گئیں - عمروعیار فوراً درخت سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس پھندے میں پھنسی لومڑی کی طرف بڑھ گیا - اس نے تیزی سے تلوار کھینچی اور اس لومڑی کو ہلاک کر دیا پھر اس نے اس کی دم کاٹی اور اسے اپنی تلوار کے دستے سے باندھ دیا اور ایک بار پھر واپس جا کر درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا - تھوڑی دیر بعد چار بھینسے پانی پینے آئے تو ان میں سے ایک بھینسا بڑے پھندے میں پھنس گیا - اس نے نکلنے کے لئے بڑا زور لگایا لیکن نکل نہ سکا - جب باقی بھینسے بھاگ گئے تو عمروعیار درخت سے نیچے اترا اور اس نے پھندے میں پھنسے ہوئے بھینسے کی گردن تلوار سے کاٹ دی - اس طرح اس کا خون اس کی تلوار پر لگ گیا - تھوڑی دیر بعد ایک چیتا بھی اسی طرح پھندے میں پھنس گیا اور عمروعیار نے اسے بھی ہلاک کر دیا پھر شیر پھنسا اور عمروعیار نے اسے بھی ہلاک کر دیا - اس طرح اس کی تلوار پر شیر، بھینسے اور چیتے کا خون لگ گیا تھا اور اس نے شرط کے مطابق تلوار کے دستے پر لومڑی کی دم بھی باندھ لی تھی اور یہ سب کچھ اس نے اپنی عقل سے کر لیا تھا - ورنہ وہ ان میں سے کسی ایک درندے کے ساتھ بھی لڑنے کے قابل نہ تھا - جب یہ سب کچھ ہو گیا تو عمروعیار تلوار اٹھائے آگے بڑھا - جنگل پار کر کے جیسے ہی وہ کھلے میدان میں آیا - اس نے دیکھا کہ وہاں دور دور تک خیمے لگے ہوئے تھے اور وہاں جادوگروں کی فوج موجود تھی - درمیان میں ایک بڑا خیمہ تھا جس پر وہی سیاہ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا جس پر کھوپڑی اور ہڈیوں کا نشان موجود تھا - عمروعیار سمجھ گیا کہ یہی اس گنجے جادوگر کا خیمہ ہے - وہ جیسے ہی فوج کے قریب پہنچا بے شمار جادوگر تلواریں لہراتے ہوئے اکٹھے ہو کر اس کی طرف لپکے -

"خبردار - رک جاؤ - میرا نام خواجہ عمروعیار ہے میرا مقابلہ صرف گنجے جادوگر سے ہو سکتا ہے"۔ عمروعیار نے چیختے ہوئے کہا تو سارے جادوگر رک گئے اسی لمحے اس جھنڈے والے خیمے کا دروازہ کھلا اور وہی گنجا جادوگر باہر نکل آیا - اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی خوفناک تلوار تھی -

"آخر کار تمہاری موت تمہیں یہاں کھینچ ہی لائی عمروعیار"۔ اس گنجے جادوگر نے باہر آکر چیختے ہوئے کہا۔

"یہ تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس کی موت آئی ہے لیکن تم جیسا بزدل جادوگر میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا جو مجھ جیسے کمزور سے آدمی کو دیکھ کر خوف سے فرار ہو جائے"۔ عمروعیار نے کہا -

"ایسا میں نے شہنشاہ افراسیاب کے حکم پر کیا تھا ورنہ تم جیسے مچھر کو تو میں صرف پھونک مار کر اڑا دوں"۔ گنجے جادوگر نے چیختے ہوئے کہا -

"تو پھر آؤ کرو مقابلہ - پھر دیکھو تم بھینسے اس مقابلے میں کامیاب ہوتے ہو یا میں مچھر"۔ عمروعیار نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا تو گنجے جادوگر نے

آگے بڑھ کر اپنا ایک ہاتھ ہوا میں اٹھایا اور اسے زور سے عمروعیار کی طرف جھٹکا - اس کے ہاتھ سے آگ کی لہریں نکل کر عمروعیار کی طرف بڑھیں لیکن عمروعیار مطمئن کھڑا رہا - کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی تلوار کے دستے سے لومڑی کی دم بندھی ہوئی ہے اس لئے اس پر جادو کا اثر نہ ہوگا اور وہی ہوا - آگ کے شعلے عمروعیار کے قریب آکر بجھ گئے - اب تو گنجا جادوگر غصے کی شدت سے پاگل ہو گیا - اس نے مسلسل عمروعیار پر جادو کے حملے کرنے شروع کر دیئے انتہائی خوفناک حملے کبھی انگاروں کی بارش ، کبھی خوفناک تیروں کی بارش ، کبھی بڑے بڑے پتھروں کی بارش - لیکن عمروعیار ان سب سے محفوظ اپنی جگہ صحیح سلامت کھڑا رہا - جب گنجا جادوگر اپنے جادو کے حملوں میں ناکام ہو گیا تو اس نے تلوار سنبھالی اور پوری قوت سے آگے بڑھ کر عمروعیار پر حملہ کر دیا -

"رک جاؤ - پہلے میری بات سن لو"۔ عمروعیار نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو گنجا جادوگر رک گیا -

"کیا بات ہے"۔ گنجے جادوگر نے حیران ہو کر کہا -

"تمہارے سارے حملے ناکام ہو گئے ہیں ۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں تمہیں ہلاک کر دوں لیکن میری ایک تجویز ہے ۔ اگر تم اس پر عمل کرو تو میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا اور وہ تجویز یہ ہے کہ تم مجھے اپنی کلائی پر تلوار کا ایک معمولی سا زخم لگانے دو تاکہ میں اپنے سردار کو بتا سکوں کہ میں نے واقعی تمہارا مقابلہ کیا ہے ورنہ وہ یقین نہ کرے گا اور میں ایسا اس لئے چاہتا ہوں کہ میں کسی گنجے کو ہلاک نہیں کرنا چاہتا ۔ کیونکہ مجھے ایک بزرگ نے بتایا تھا کہ جب میں کسی گنجے کو ہلاک کروں گا تو میری زندگی کے دس سال کم ہو جائیں گے"۔ عمروعیار نے فوراً ہی عیارانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ گنجا جادوگر جسمانی طور پر اس سے زیادہ طاقتور ہے اور لڑنے میں بھی مہارت رکھتا ہے ۔ اس لئے وہ اس کی پیشانی پر پہلا وار نہ کر سکے گا اور اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو پھر وہ خود ہلاک ہو جائے گا ۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ تم واپس چلے جاؤ گے"۔ گنجے جادوگر نے فوراً رضا مند ہوتے ہوئے کہا کیونکہ وہ

بھی عمروعیار سے خوفزدہ ہو چکا تھا جس پر اس کا کوئی جادو نہ چل سکا تھا اور عمروعیار نے فوراً وعدہ کر لیا ۔

"ٹھیک ہے تو لگاؤ زخم"۔ گنجے جادوگر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ آگے کر دیا ۔

"فکر نہ کرو ۔ صرف ہلکا سا زخم لگاؤں گا ۔ بس تمہیں تھوڑی سی تکلیف ہو گی"۔ عمروعیار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تلوار اٹھائی اور بظاہر اس طرح تلوار کو آگے بڑھایا جیسے وہ اس گنجے جادوگر کی کلائی پر زخم لگانا چاہتا ہو لیکن پھر اس نے اچانک پوری قوت سے تلوار کو گھمایا اور اس کی تلوار ٹھیک گنجے جادوگر کی پیشانی پر موجود کھوپڑی اور ہڈیوں والے نشان پر پڑی اور چونکہ تلوار پر بھینسے شیر اور چیتے کا خون لگا ہوا تھا اس لئے جیسے ہی تلوار اس نشان پر پڑی گنجا جادوگر بری طرح چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ہلاک ہو گیا ۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی اس کی ساری فوج بھی غائب ہو گئی ۔

"میرا نام گنجا جادوگر تھا ۔ میں بے حد طاقتور

جادوگر تھا مگر عمرو عیار نے مجھے عیاری سے ہلاک کر دیا"۔ گنجے جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمرو عیار بے اختیار خوشی سے ناچنے لگا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب وہ سردار امیر حمزہ سے اس گنجے جادوگر کی ہلاکت پر بہت بڑا انعام حاصل کرے گا ۔ اس نے گنجے جادوگر کی گردن کاٹی اور اسے زنبیل میں ڈال کر واپس جنگل کی طرف مڑ گیا ۔ وہ خوشی سے اچھلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا ۔

ختم شد

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک ضدی شہزادی
موم کا شہزادہ
ٹھنگ شہزادہ
موتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پراسرار قبیلہ
جبل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز

عمرو اور شاہی جادوگر

ننھے منے بچوں کے لئے عمرو عیار کا انتہائی انوکھا کارنامہ

عمرو اور شاہی جادوگر

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران -----یوسف قریشی
--------اشرف قریشی
تزئین -----محمد بلال قریشی
طابع ------پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت.------/5 روپے

عمرو ملک حجاز کے بادشاہ کے مہمان کے طور پر شاہی مہمان خانے میں ٹھہرا ہوا تھا چونکہ بادشاہ نے اسے ایک ہفتے بعد ملاقات کا وقت دیا تھا ۔ اس لئے عمرو ان دنوں بالکل فارغ تھا ۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی ۔ یہ شاہی مہمان خانے کی کنیز تھی ۔

" مجھے بچا لو خواجہ عمرو ۔ مجھے بچا لو"۔ کنیز نے آگے بڑھ کر عمرو کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا ۔

" ارے ارے ۔ کیا ہوا ۔ کیا ہوا"۔ عمرو نے چونک

کر حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" مجھے ریچھ جادوگر مار ڈالے گا ۔ مجھے بچا لو"۔ کنیز نے اسی طرح روتے ہوئے کہا ۔

" ریچھ جادوگر ۔ کیا مطلب ۔ کیا اب جانوروں نے بھی جادو سیکھنا شروع کر دیا ہے"۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" اس جادوگر کا نام تو کچھ اور ہے لیکن سب اسے ریچھ جادوگر کہتے ہیں ۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سیاہ لباس پہنتا ہے ۔ اس کی داڑھی اور سر کے بال بھی سیاہ ہیں ۔ وہ انتہائی وحشی قسم کا آدمی ہے ۔ اور ریچھوں کی طرح ظالم ہے ۔ اس لئے سب اسے ریچھ جادوگر کہتے ہیں ۔ وہ بادشاہ کا شاہی جادوگر ہے ۔ مجھے وہ مار ڈالے گا ۔ مجھے بچا لو" کنیز نے کہا ۔

" اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ وہ کون ہے کس طرح شاہی جادوگر بنا ہے اور وہ تمہیں کیوں مارنا چاہتا ہے"۔ عمروعیار نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تو کنیز اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی ۔

" مجھے شاہی مہمان خانے کے سردار نے بتایا ہے کہ

تم عظیم خواجہ عمرو ہو ۔ جس نے ہزاروں لاکھوں بے گناہ لوگوں کو ان منحوس جادوگروں سے بچا لیا ہے اور تمہارے ہاتھوں ہزاروں جادوگر ہلاک ہو چکے ہیں ۔ اس لئے میں تمہارے پاس آئی ہوں ۔ مجھے بچا لو"۔ کنیز نے کہا ۔

" تم اطمینان رکھو ۔ میں تمہاری مدد ضرور کروں گا لیکن پہلے مجھے تمام حالات تفصیل سے بتا دو"۔ عمرو نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے بھی کنیز کی باتوں سے دلچسپی پیدا ہو چکی تھی ۔

" بادشاہ نے ایک جادوگر رکھا ہوا ہے جو اسے جادو کے زور پر آئندہ کے حالات بتاتا ہے اور جادو کے ذریعے بادشاہ کو دشمنوں سے بھی بچاتا ہے ۔ اس جادوگر کا نام تو میں نہیں جانتی لیکن اسے شاہی جادوگر کہا جاتا ہے لیکن عام لوگ اسے ریچھ جادوگر کہتے ہیں ۔ ہمارے بادشاہ کو خزانوں سے بڑی دلچسپی ہے اس لئے اس نے شاہی نجومیوں کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ چھپے ہوئے خزانے تلاش کریں ۔ پچھلے دنوں ایک شاہی نجومی نے بادشاہ کو بتایا کہ پرانے دور میں اس جگہ جہاں اب

شاہی مہمان خانہ ہے وہاں کسی بادشاہ کا محل ہوا کرتا تھا اور اس بادشاہ نے یہاں خزانہ دفن کر رکھا ہے ۔ لیکن یہ خزانہ جادو کے زور پر چھپا دیا گیا ہے ۔ اس پر بادشاہ نے اس شاہی جادوگر کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ وہ پرانے بادشاہ کا جادو توڑ کر یہ خزانہ نکالے اور اسے بادشاہ کے حوالے کر دے ۔ شاہی جادوگر نے بادشاہ کو بتایا کہ اس جادو کو توڑنے کے لئے ایک نوجوان لڑکی کی ضرورت ہے جو خوبصورت بھی ہو اور ہو بھی کنیز اور ہو سکتا ہے کہ اس کی قربانی دینی پڑے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ رہتی بھی اسی شاہی مہمان خانے میں ہو ۔ اس پر بادشاہ نے اسے اجازت دے دی کہ وہ شاہی مہمان خانے کی جس کنیز کو چاہے اس کام کے لئے منتخب کر لے ۔ اب یہ میری بدقسمتی کہ اس بچھ جادوگر نے مجھے منتخب کر لیا ۔ اب وہ روزانہ رات کو ایک بڑے کمرے میں مجھے بستر پر لٹا کر جادو سے بے ہوش کر دیتا ہے اور کچھ پڑھتا رہتا ہے ۔ وہ چار دنوں سے ایسا کر رہا ہے ۔ اس کا کہنا ہے کہ اسے چھ روز تک ایسا کرنا ہوگا پھر وہ مجھے اسی بے ہوشی کے عالم

میں ہلاک کر دے گا ۔ اس طرح خزانہ ظاہر ہو جائے گا ۔ میں مجبور ہوں نہ کہیں جا سکتی ہوں نہ بھاگ سکتی ہوں اور وہ بچھ جادوگر مجھے ہلاک کر دے گا ۔ تم مجھے اس سے بچا لو"۔ کنیز نے روتے ہوئے کہا ۔

" لیکن ایک بات تو بتاؤ کہ میں تمہیں کس طرح بچاؤں ۔ مجھے کیا فائدہ ہوگا"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" میرے پاس ایک خاص ہیرا ہے ۔ وہ مجھے میری ماں نے دیا تھا ۔ اسے بادشاہ کے والد نے خوش ہو کر دیا تھا ۔ وہ میں ساتھ لے آئی ہوں ۔ تم وہ ہیرا لے لو اور میری جان بچا لو"۔ کنیز نے کہا تو عمرو کی آنکھیں ہیرے کا سن کر چمک اٹھیں ۔ کنیز نے اپنی چادر کے پلّو سے بندھا ہوا ہیرا کھولا تو عمرو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کبوتر کے انڈے جتنا یہ ہیرا تو قیمت کے لحاظ سے کسی بادشاہ کے خزانے سے کم نہ تھا اور انتہائی نایاب ہیرا تھا ۔ اس نے جلدی سے ہیرا کنیز سے لیا اور اسے زنبیل میں ڈال دیا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اب تم بے فکر ہو جاؤ ۔ اب

تمہیں یہ جادوگر نہیں مار سکے گا"۔ عمرو نے کہا ۔

"لیکن وہ رات کو پھر آ جائے گا اور مجھے بے ہوش کر دے گا اور زیادہ سے زیادہ کل تک وہ مجھے ہلاک کر دے گا"۔ کنیز نے کہا ۔

"میں نے کہا ہے کہ تم فکر نہ کرو ۔ میرا وعدہ کہ وہ تمہیں ہلاک نہ کر سکے گا ۔ البتہ جیسا وہ کہے تم ویسے کرتی رہنا ۔ پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں پہلے تم ایسا کرو کہ مجھے وہ کمرہ دکھا دو جہاں وہ یہ عمل کرتا ہے"۔ عمرو نے کہا تو کنیز سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور پھر وہ عمرو کو ساتھ لے کر شاہی مہمان خانے کے ایک کونے والے کمرے میں لے گئی ۔

"یہ ہے وہ کمرہ"۔ کنیز نے کہا ۔

"بس ٹھیک ہے ۔ اب تم بے فکر رہو اور جاؤ"۔ عمرو نے کہا تو کنیز چلی گئی ۔ عمرو بھی واپس اپنے کمرے میں آگیا ۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کون سی ایسی ترکیب استعمال کرے کہ کنیز کی زندگی بھی بچ جائے اور خزانہ بھی مل جائے ۔ چنانچہ اس نے زنبیل میں سے بولنے والی گڑیا نکالی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا ۔

"بولنے والی گڑیا ۔ مجھے بتاؤ کہ کیا واقعی اس شاہی مہمان خانے کے نیچے خزانہ ہے اور اگر ہے تو میں اسے کیسے حاصل کر سکتا ہوں اور اس کنیز کی زندگی کیسے بچا سکتا ہوں"۔ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"خواجہ عمرو ۔ اس شاہی مہمان خانے کے نیچے واقعی خزانہ موجود ہے ۔ اسے حاصل کرنے کے لئے تمہیں اس شاہی جادوگر کو چکر دینا ہوگا ۔ شاہی جادوگر اس کنیز کی مدد سے وہ خزانہ حاصل کر لے گا اور وہ اسے ہلاک بھی نہ کرے گا کیونکہ اس نے اپنے استاد سے جادو کا گولہ منگوا لیا ہے ۔ وہ اس جادو کے گولے میں اس کنیز کی روح کو ڈال کر بھیج دے گا اور روح اس خزانے پر جادو کا اثر ختم کر دے گی اور وہ خزانہ خود بخود زمین پھاڑ کر باہر آ جائے گا اور کنیز کی روح اس گولے سے نکل کر واپس اس کنیز کے جسم میں چلی جائے گی ۔ لیکن جیسے ہی خزانہ ظاہر ہو ۔ تم اس شاہی جادوگر کا خاتمہ کر دینا اور خزانہ حاصل کر لینا ۔ پھر مشک خالص اس کنیز کو سونگھا دینا وہ ٹھیک ہو

جائے گی ۔ اس طرح کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا کہ خزانہ تم نے حاصل کر لیا ہے ۔ سب یہی سمجھیں گے کہ شاہی جادوگر خزانہ حاصل کرتے ہوئے ہلاک ہو گیا ہے"۔ بولنے والی گڑیا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن میں اس شاہی جادوگر کو کیسے ہلاک کروں گا"۔ عمرو نے پوچھا ۔

" اس جادوگر کی جان اس کے گلے میں لٹکی ہوئی کھوپڑیوں میں سے درمیانی کھوپڑی میں ہے ۔ اگر تم تلوار سے اس کھوپڑی کو توڑ دو تو یہ جادوگر ہلاک ہو جائے گا لیکن یہ سوچ لینا کہ یہ جادوگر بے حد طاقتور ہے ۔ اگر اسے ذرا بھی شک ہو گیا تو وہ ایک لمحے میں تمہیں بھی ہلاک کر سکتا ہے"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا تو عمرو نے اسے واپس زنبیل میں ڈال لیا ۔ پھر رات ہوتے ہی وہ اس کمرے میں پہنچ کر ایک پردے کے پیچھے چھپ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ ایک وحشی قسم کا بھاری بھرکم واقعی ریچھ جیسا جادوگر وہاں آیا ۔ اس کے پیچھے سہمی سہمی سی وہی کنیز تھی جس نے

عمرو کو کبوتر کے انڈے جتنا بڑا ہیرا دیا تھا ۔ جادوگر کے ہاتھ میں ایک بڑا سا سفید رنگ کا گولہ تھا ۔ اس جادوگر نے سر پر پروں کا تاج سا پہنا ہوا تھا اور اس کے گلے میں کھوپڑیوں کا ہار بھی تھا ۔ اس نے کنیز کو بستر پر لٹایا اور پھر گولے کو ساتھ رکھ کر اس نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کئے اور اونچی آواز میں کوئی طلسم پڑھنا شروع کر دیا ۔ اس کنیز کی آنکھیں بند ہو گئیں ۔ عمرو عیار پردے کی اوٹ سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا ۔

" تمہاری روح اس گولے کے اندر جا رہی ہے اور تمہاری روح جا کر خزانے پر جادو کا اثر ختم کر دے گی اور خزانہ خود بخود زمین پھاڑ کر باہر آ جائے گا"۔ جادوگر نے گولے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور عمرو نے دیکھا کہ اس کنیز کی شکل کا سایہ سا اس کے جسم سے نکلا اور گولے کے اندر غائب ہو گیا ۔ وہ جادوگر مسلسل پڑھتا رہا ۔ تھوڑی دیر بعد گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور کمرے کے ایک کونے سے زمین پھٹی اور اس میں سے ایک بڑا سا صندوق باہر نکل آیا۔

"ہا ۔ ہا ۔ خزانہ آگیا ۔ ہا ہا ۔ میں شاہی جادوگر ہوں ۔ میں نے خزانہ باہر نکال لیا"۔ شاہی جادوگر نے دوڑ کر اس صندوق کی طرف لپکتے ہوئے کہا ۔ عمرو نے دیکھا کہ اس گولے میں سے پھر کنیز کی شکل کا سایہ نکلا اور اس کے جسم میں غائب ہوگیا ۔ ادھر شاہی جادوگر نے صندوق کا ڈھکنا اٹھایا تو عمرو یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ صندوق انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات سے بھرا ہوا تھا ۔ عمرو جلدی سے کمرے میں داخل ہوا ۔

"بہت خوب شاہی جادوگر ۔ بہت خوب ۔ تم واقعی عظیم جادوگر ہو"۔ عمرو نے کہا تو شاہی جادوگر تیزی سے مڑا اور پھر عمرو کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر حیران رہ گیا ۔

"تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو"۔ شاہی جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔

"میرا نام خواجہ عمرو ہے شاہی جادوگر اور میں بادشاہ کا مہمان ہوں ۔ مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ میں اپنے دور کے ایک عظیم جادوگر سے مل رہا ہوں میں بادشاہ سے تمہاری ضرور تعریف کروں گا"۔ عمرو

نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو شاہی جادوگر خوش ہوگیا ۔

"اوہ ۔ بہت شکریہ ۔ دیکھو میں نے بادشاہ کی خواہش پوری کر دی ہے اور دیکھو ۔ یہ کتنا بڑا خزانہ میں نے بادشاہ کے لئے زمین سے نکالا ہے"۔ شاہی جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔

"لیکن یہ خزانہ تو میرے کام آئے گا ۔ بادشاہ کے پاس خزانے کی کیا کمی ہے شاہی جادوگر"۔ عمرو نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کمر سے بندھی ہوئی تلوار نکالی اور پھر اس سے پہلے کہ شاہی جادوگر کچھ سمجھتا ۔ عمرو نے اس جادوگر کے گلے میں لٹکی ہوئی کھوپڑیوں میں سے درمیان والی کھوپڑی پر تلوار کا وار کر دیا ۔ ایک دھماکہ ہوا اور کھوپڑی ٹوٹ گئی ۔ اس کے ساتھ ہی شاہی جادوگر چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہوگیا ۔ وہ مر گیا تھا ۔

"میرا نام شاہی جادوگر تھا ۔ مجھے دھوکے سے مارا گیا ہے"۔ شاہی جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی لیکن عمرو تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے زنبیل

اتاری اور صندوق میں موجود سارا خزانہ اس نے زنبیل میں ڈالنا شروع کر دیا ۔ جب وہ سارا خزانہ زنبیل میں ڈال چکا تو وہ مڑا اور اس نے زنبیل میں سے مشک خالص نکال کر بستر پر پڑی ہوئی بے ہوش کنیز کی ناک سے لگا دیا ۔ دوسرے لمحے کنیز ہوش میں آکر اٹھ بیٹھی۔

" تم بچ گئی ہو کنیز اور شاہی جادوگر ہلاک ہو چکا ہے تم خاموشی سے جاؤ اور سب کو بتاؤ کہ جادوگر نے تمہیں بے ہوش کر دیا تھا پھر تمہیں ہوش آیا تو شاہی جادوگر مرا پڑا تھا اور بس ۔ کسی کو میرے متعلق نہ بتانا ۔ ورنہ تم اسی وقت مر جاؤ گی"۔ عمرو نے کنیز کو سمجھاتے ہوئے کہا اور کنیز سر ہلاتی ہوئی اپنے بچ جانے پر خوشی خوشی باہر کو دوڑ گئی ۔ عمرو بھی خوش تھا ۔ اتنا بڑا خزانہ پا کر وہ خوشی سے اچھلتا ہوا اپنے کمرے میں پہنچ گیا ۔

ختم شد

بچوں کے لیے عمرو عیار کا حیرت انگیز کارنامہ

عمرو جادو وادی میں

مصنف
ظہیر احمد

کاشام دیو۔ جو ریاست دلکش کا بادشاہ تھا۔ ایک عذاب میں مبتلا تھا۔ وہ کیا عذاب تھا؟

ہاشار جن۔ جو ایک غلط جادو کی وجہ سے ایک جزیرے پر جا کر زمین میں گڑ گیا تھا۔

عمرو عیار ۔ جو ہاشار جن کی ہلاکت کے لیے مہم پر روانہ ہوا تو زنبیل کے محافظ بونے نے اس کی مدد سے انکار کر دیا۔ کیوں؟

ہاشار جن۔ جو عمرو عیار پر جادو کے خوفناک وار کر رہا تھا۔ وہ ہر صورت میں عمرو عیار کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ کیوں؟

عمرو عیار کے لیے بھی ہاشار جن کو ہلاک کرنا بے حد ضروری ہو گیا تھا۔ کیوں؟

بچوں کے لیے لکھی گئی طلسماتی اور مہماتی کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اچھل پڑنے پر مجبور کر دے گا۔

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ اور نئی کہانیاں

شہزادی سامرانہ
بے تاج شہزادہ
ٹارزن اور خونی گدھ
غاغان دیو
عمرو اور چنگو جادوگر
شہزادی چھونا اور زباغ دیو
طلسمی نقارہ
عمرو اور کبڑا جادوگر
عمرو اور طلسمی جال
ہرکولیس موت کی وادی میں
ہرکولیس اور آدم خور بن مانس
عمرو کی پٹائی

ٹارزن اور آگ دیوتا
کے پجاری
عمرو طلسم باطن میں
عمرو اور خونی پرندہ
بدروح کا دوست
شہزادہ زرشام
عمرو اور ہوائی محل
عمرو اور جادوگر ملکہ
ویران محل کا خزانہ
ادھورا عمرو
عمرو اور شہزادی مہ جبیں
شہزادی زرتار

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

ایک نقلی شہزادی — موم کا شہزادہ — ٹھگ شہزادہ — موتی محل

طلسمی نقارہ — طلسمی نقارے کا دیو — ٹارزن اور باغی قبیلہ — ٹارزن اور خوفناک گوریلے

ٹارزن اور خطرناک بونے — عمرو اور مسخرہ جادوگر — ٹارزن اور پراسرار قبیلہ — جنگل دیو

عمرو اور خوفناک محل — ٹارزن اور سورج خزانہ — خوبصورت شہزادی

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

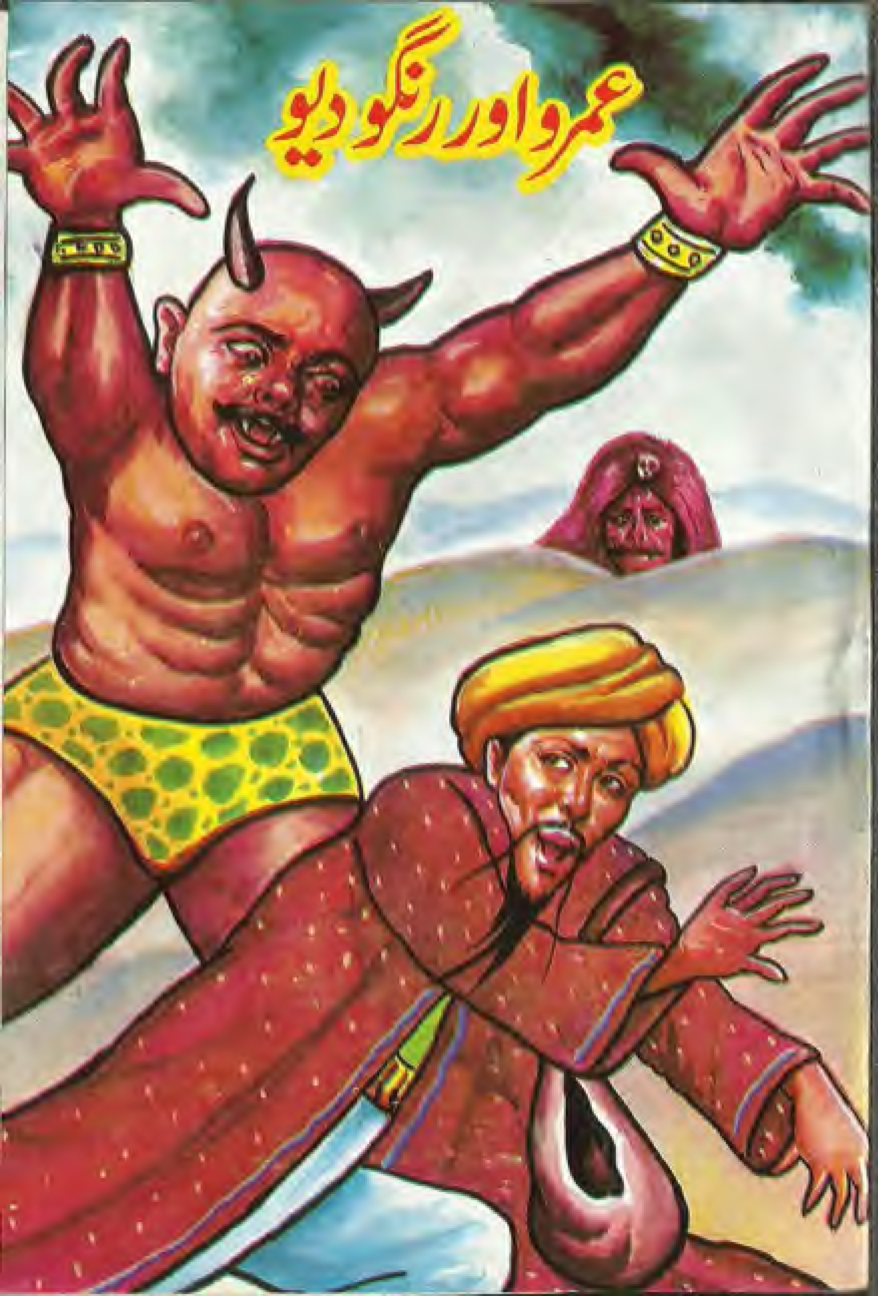
عمرو اور رنگو دیو

ننھے منے بچوں کے لئے عمرو عیار کی دلچسپ کہانی

عمرو اور رنگو دیو

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الجمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ---- یوسف قریشی

---- اشرف قریشی

تزئین ---- محمد بلال قریشی

طابع ---- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ---- 5/- روپے

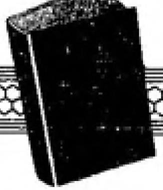

خواجہ عمرو عیار نے آنکھیں کھولیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک صحرا کے اندر کھڑے ہوئے پایا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہو گئے کیونکہ اس نے سنہری چپلوں کو پہن کر انہیں حکم دیا تھا کہ وہ اسے ماتار جادوگر کے محل کے سامنے پہنچا دیں ۔ لیکن اب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ صحرا میں کھڑا تھا اور اسے دور دور تک کسی محل کا نام نشان ہی نظر نہ آ رہا تھا ۔ سردار امیر حمزہ کو کسی نے بتایا تھا کہ ماتار جادوگر انسانوں پر ظلم کر رہا ہے اس لئے اس کا ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے تو سردار امیر حمزہ نے خواجہ عمرو کو

حکم دے دیا کہ وہ جا کر ماتار جادوگر کا خاتمہ کر دے چونکہ سردار امیر حمزہ کا حکم تھا اور پھر سردار نے اپنی عادت کے مطابق اسے قیمتی ہار پیشگی انعام کے طور پر دے دیا تھا اس لئے عمرو حکم کی تعمیل کرنے کے لئے فوراً ہی روانہ ہو گیا تھا ۔ وہ جنگل میں آیا اور پھر اس نے وہاں بولنے والی گڑیا سے ماتار جادوگر کے بارے میں پوچھا تو بولنے والی گڑیا نے اسے بتایا کہ ماتار جادوگر واقعی بے حد ظالم جادوگر ہے ۔ وہ انسانوں پر بے پناہ ظلم کرتا رہتا ہے اس نے ایک خوفناک اور انتہائی طاقتور دیو کو غلام بنا رکھا ہے اور یہ دیو ماتار جادوگر کے حکم پر انسانوں کو پکڑ کر انہیں کچا کھا جاتا ہے اور ماتار جادوگر خوش ہو کر یہ تماشہ دیکھتا رہتا ہے اس کے ساتھ ساتھ بولنے والی گڑیا نے اسے بتایا تھا کہ ماتار جادوگر کے خاتمے سے پہلے اس دیو کا خاتمہ بے حد ضروری ہے اور اس دیو کے خاتمے کے لئے عمرو کو عقل استعمال کرنی پڑے گی جب دیو ختم ہو جائے گا تب ماتار جادوگر اس کے مقابلے پر آئے گا اور پھر جادوگر کا خاتمہ اس صورت میں ہو سکتا ہے ۔

جب ماتار جادوگر کے سامنے والے دو دانت توڑ دیئے جائیں اور ظاہر ہے یہ کام کسی بھی طریقے سے ہو سکتا تھا چنانچہ عمرو نے بولنے والی گڑیا سے یہ حالات پوچھنے کے بعد اپنی جوتیاں اتار کر زنبیل میں ڈالیں اور سنہری چپلیں پہن کر اس نے سنہری چپلوں کو حکم دیا کہ وہ اسے ماتار جادوگر کے محل کے سامنے پہنچا دیں اور اس نے آنکھیں بند کر لیں ۔ جب اسے احساس ہوا کہ اس کے قدم ایک بار پھر جم گئے ہیں تو اس نے آنکھیں کھول لیں لیکن آنکھیں کھولتے ہی وہ حیران رہ گیا تھا کہ وہ کسی محل کے سامنے پہنچنے کے بجائے کسی صحرا میں پہنچ گیا تھا ۔ اس نے جلدی سے ایک بار پھر زنبیل میں ہاتھ ڈال کر بولنے والی گڑیا باہر نکالی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر اس نے دبایا تو بولنے والی گڑیا کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئیں

" بولنے والی گڑیا مجھے بتاؤ کہ میں کہاں آگیا ہوں ۔ سنہری چپلوں نے مجھے صحیح جگہ پر کیوں نہیں پہنچایا حالانکہ آج تک سنہری چپلوں نے کبھی غلطی نہیں کی پھر آج انہوں نے غلطی کیوں کی ہے"۔ عمرو نے بولنے

والی گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ سنہری چپلوں نے غلطی نہیں کی - وہ اس وقت صحرا کے جس ٹیلے پر موجود ہے - اس ٹیلے کی دوسری طرف ماتار جادوگر کا محل ریت کے اندر چھپا ہوا ہے"۔ بولنے والی گڑیا نے جواب دیا تو عمرو اور زیادہ حیران ہو گیا - اس نے بولنے والی گڑیا کو واپس زنبیل میں ڈالا اور پھر اس نے پیروں میں موجود سنہری چپلوں کو اتار کر زنبیل میں ڈالا اور اپنی جوتیاں نکال کر پیروں میں پہن لیں پھر وہ ٹیلے سے نیچے اترنے لگا لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک آسمان سے کسی کے زور دار آواز میں چیخنے کی آواز سنائی دی - عمرو نے چونک کر اوپر دیکھا اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ایک خوفناک دیو کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا -

" یہ یقیناً ماتار جادوگر کا دیو ہوگا - اسے عیاری سے ما پڑے گا"۔ عمرو نے کہا اسی لمحے دیو اس کے سامنے ریت پر اتر کر کھڑا ہو گیا۔

" تمہاری یہ جرأت آدم زاد کہ تم یہاں تک پہنچ جاؤ"۔ دیو نے بڑے کڑکدار لہجے میں کہا۔

" مم - مم میں تو ماتار جادوگر سے ملنے آیا ہوں - میرا نام حکیم الحکما ہے - میں شہنشاہ افراسیاب کا شاہی حکیم ہوں"۔ عمرو عیار نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

" میں کسی حکیم الحکما اور کسی افراسیاب کو نہیں جانتا میں صرف یہ جانتا ہوں کہ تم آدم زاد ہو اور میں تمہیں کچا چبا جاؤں گا"۔ دیو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اس طرح عمرو پر جھپٹا جیسے ایک لمحے میں عمرو کو پکڑ کر منہ میں ڈال لے گا - عمرو اسے اس طرح جھپٹتا دیکھ کر چیختا ہوا مڑا اور بھاگنے لگا کہ ریت پر اس کا پیر پھسلا اور وہ نیچے گر گیا - اسی لمحے دیو نے دونوں ہاتھوں میں اسے پکڑ کر ہوا میں اٹھا لیا اور عمرو کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

" ارے ارے مجھے چھوڑ دو میں حکیم الحکما ہوں طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کا شاہی حکیم - ورنہ

ماتار جادوگر پر شہنشاہ کا قہر ٹوٹ پڑے گا"۔ عمرو نے چیختے ہوئے کہا۔

" چھوڑ دو اسے رنگو دیو"۔ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو دیو نے یکلخت عمرو کو چھوڑ دیا اور عمرو دھڑام سے ریت پر گر گیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ ریت کے ٹیلے کے کنارے سے ایک آدمی اپنا چہرہ نکالے اسے دیکھ رہا تھا ۔ اس کا پورا جسم ٹیلے کے پیچھے چھپا ہوا تھا اور صرف چہرہ نظر آ رہا تھا اس نے اپنے سر پر سرخ رنگ کی پگڑی باندھی ہوئی تھی جس پر جادوگروں کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا ۔ عمرو سمجھ گیا کہ یہی ماتار جادوگر ہے ۔

" سچ سچ بتاؤ کون ہو تم"۔ اچانک وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور عمرو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جو چہرہ اسے نظر آ رہا تھا اس کے ہونٹ تو بند تھے لیکن آواز آ رہی تھی ۔

" تم کون بول رہے ہو ۔ اگر تم ماتار جادوگر ہو تو پھر سامنے کیوں نہیں آتے ۔ صرف تمہارا چہرہ کیوں نظر آ رہا ہے"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" رنگو دیو یہ کوئی دھوکے باز ہے ۔ اسے پکڑ کر کھا جاؤ"۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی تو دیو ایک بار پھر چیختا ہوا عمرو کی طرف جھپٹا لیکن اس بار عمرو سنبھلا ہوا تھا اس نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اچھل کر ایک طرف جا گرا اور رنگو دیو جو اچانک اس پر جھپٹا تھا اپنے آپ کو بروقت نہ روک سکا اور منہ کے بل ریت پر گرا ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ عمرو نے جھک کر دونوں مٹھیوں میں ریت بھر کر اٹھتے ہوئے رنگو دیو کی آنکھوں میں مار دی اور رنگو دیو چیختا ہوا ایک بار پھر ریت پر گرا اور بے اختیار دونوں ہاتھوں سے آنکھیں مسلنے لگا ۔ عمرو کے لئے یہ موقع کافی تھا اس نے تیزی سے زنبیل میں سے خنجر سلیمانی نکالا اور پوری قوت سے زمین پر گرے ہوئے دیو کے سینے میں اتار دیا ۔ دیو کے منہ سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ بری طرح پھڑکنے لگا ۔ اس نے خنجر سلیمانی اپنے سینے سے نکالنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ خنجر سلیمانی کو باہر نہ نکال سکا اور پھر تڑپ تڑپ کر مر گیا ۔ جب وہ

ہلاک ہو گیا تو عمرو نے آگے بڑھ کر خنجر سلیمانی کو آسانی سے اس کے سینے سے باہر نکال لیا - ٹیلے کے کنارے پر جادوگر ماتار کا چہرہ ابھی تک ویسے کا ویسا ہی نظر آ رہا تھا - عمرو نے جلدی سے خنجر کو زنبیل میں ڈالا اور اس کی طرف بڑھ گیا - جب وہ اس کے قریب گیا تب اسے معلوم ہوا کہ جسے وہ ماتار جادوگر کا چہرہ سمجھ رہا تھا وہ تو ایک مصنوعی چہرہ تھا جس کے سر پر پگڑی باندھی گئی تھی - عمرو ٹیلے سے نیچے اتر رہا تھا کہ اچانک ایک زور دار کڑاکا ہوا اور عمرو کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے ہوا میں اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا ہو - اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں - ایک لمحے کے لئے تو اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا لیکن جب دوبارہ اسے ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک خوبصورت محل کے پختہ صحن میں فرش پر پڑا ہوا تھا وہ جلدی سے اٹھا اور ابھی وہ اٹھ کر کھڑا ہی ہوا تھا کہ اس نے ایک چھوٹے قد کے آدمی کو تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھا - اس کے جسم پر جادوگروں کا لباس

تھا - اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اس کے پیچھے دو آدمی بھاری بھاری تلواریں اٹھائے آ رہے تھے -

"میں تمہیں ہلاک کر دوں گا حکیم الحکما - تم نے میرے دیو کو ہلاک کر دیا ہے - اب تم میرے ہاتھوں نہیں بچ سکتے"- آنے والے جادوگر نے انتہائی غصبناک انداز میں کہا-

"میں نے تمہاری زندگی بچانے کے لئے ایسا کیا ہے ماتار جادوگر"- عمرو نے کہا تو ماتار جادوگر جو اس کے قریب پہنچ چکا تھا ٹھٹک کر رک گیا - اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے - اس کے رکتے ہی اس کے پیچھے آنے والے دونوں تلوار اٹھائے ہوئے آدمی بھی رک گئے-

"کیا مطلب کیا کہہ رہے ہو تم"- ماتار جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا-

"تمہارے سامنے کے دو دانت جو اندر سے باہر کو نکلے ہوئے ہیں - دیو انہیں اور باہر نکالنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے ہلاک کر دیا"- عمرو نے عیاری کا جال پھیلاتے ہوئے کہا-

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو ۔ کیا تم پاگل ہو"۔ ماتار جادوگر نے اور زیادہ چیختے ہوئے کہا۔

"سنو ماتار جادوگر میں حکیم الحکما ہوں شاہی حکیم اور مجھے معلوم ہے کہ جس جادوگر کے سامنے کے دو دانت باہر کو نکل آئیں اس کی موت نزدیک آ جاتی ہے ۔ دیو یہی چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے مار ڈالا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"لیکن میرے یہ دو دانت تو شروع سے باہر کو نکلے ہوئے ہیں بچپن سے ہی"۔ ماتار جادوگر نے حیران ہو کر کہا۔

"بچپن کی بات اور تھی اب کی بات اور ہے ۔ اب اگر تم نے اپنے یہ دونوں دانت اندر نہ کئے تو تم زیادہ سے زیادہ ایک سال تک اور زندہ رہو گے پھر مر جاؤ گے اور اگر تم نے انہیں اندر کرا لیا تو پھر تم ایک ہزار سال تک زندہ رہو گے لیکن اگر تم نے انہیں زیادہ اندر کرایا تو پھر تمہاری زندگی صرف ایک ماہ کی رہ جائے گی"۔ عمرو نے کہا۔

"اوہ اوہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ تو بہت بری

خبر ہے"۔ ماتار جادوگر نے چیختے ہوئے کہا ۔ اس کا چہرہ اپنی موت کی بات سن کر زرد پڑ گیا تھا۔

"اسی لئے تو شہنشاہ افراسیاب نے مجھے خاص طور پر یہاں بھیجا ہے تاکہ میں تمہارے دانت خود ٹھیک کر سکوں اور تم ایک ہزار سال تک زندہ رہو ۔ میں حکیم الحکما ہوں مجھے معلوم ہے کہ دانت کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"لیکن اگر دانت ٹوٹ گئے تو پھر"۔ ماتار جادوگر نے کہا ۔

"تو کیا ہوا میرے پاس ایسا مرہم موجود ہے جو ٹوٹے ہوئے دانتوں کو ایک لمحے میں ٹھیک کر دیتا ہے"۔ عمرو نے جواب دیا۔

"اچھا تو پھر کرو ٹھیک میرے دانت جلد کرو میں مرنا نہیں چاہتا"۔ ماتار جادوگر نے کہا۔

"لیکن پہلے مجھے انعام دو پھر میں ٹھیک کروں گا"۔ عمرو نے کہا تو ماتار جادوگر نے جلدی سے اپنے لباس کی جیب سے دو انتہائی قیمتی ہار نکال کر عمرو کی طرف بڑھا دیئے عمرو نے جلدی سے ہار لے کر اپنی زنبیل

میں ڈالے اور پھر زنبیل میں سے خنجر سلیمانی نکال کر اسے پھل کی طرف سے پکڑ لیا ۔

" فکر مت کرنا بس تھوڑی سی تکلیف تمہیں اٹھانی پڑے گی پھر تم ایک ہزار سال تک زندہ رہو گے"۔ عمرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے اس کے ذرا سے باہر کو نکلے ہوئے دونوں دانتوں پر خنجر سلیمانی کا دستہ مارا تو کٹاک کی آواز سے دونوں دانت ٹوٹ کر نیچے جا گرے اور ماتار جادوگر چیخنے لگ گیا ۔ اس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا ۔ وہ اپنا خون پونچھنے میں جیسے ہی مصروف ہوا عمرو نے خنجر سلیمانی کو دستے سے پکڑا اور ایک لمحے میں اس نے خنجر دستے تک ماتار جادوگر کے سینے میں اتار دیا ۔ دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔

" میرا نام ماتار جادوگر تھا ۔ مجھے عمرو عیار نے عیاری کے جال میں پھنسا کر ہلاک کر دیا ہے"۔ ماتار جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور جب دھواں غائب ہوا تو عمرو نے دیکھا کہ محل غائب ہو چکا تھا اور عمرو ریت کے ٹیلے کے ساتھ کھڑا ہوا تھا ۔ سامنے

ہی رنگو دیو اور ماتار جادوگر کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ۔ عمرو خوش ہو گیا کہ اس نے ان دونوں کا خاتمہ کر دیا ہے اور اب وہ سردار امیر حمزہ سے بھی منہ مانگا انعام حاصل کرے گا ۔

ختم شد

عمرو عیار کی دلچسپ کہانی

عمرو اور بونا جن

مصنف ظہیر احمد

عمرو عیار جس کے خیمے میں جادو کا ایک لنگور گھس آیا تھا۔ جس نے عمرو کو بری طرح ستانا شروع کر دیا۔

عیار جادوگرنی جس کا کہنا تھا کہ عمرو عیار نے لنگور نہیں اس کے بیٹے کو ہلاک کیا ہے۔ اس جرم میں عمرو عیار کو موت کی سزا دے دی گئی۔

وہ لمحہ جب جلاد نے سردار امیر حمزہ کے لشکر کے سامنے عمرو عیار کی گردن اڑا دی

شہزادی سوسن پری جس کے پر توڑ کر ایک جادوگرنی نے اسے سنگلاخ چٹانوں پر پھینک دیا۔ کیا وہ ہلاک ہو گئی؟

بونا جن جو عمرو عیار کی زنبیل کا ہر راز جانتا تھا۔

حیران کر دینے والی کہانی
جسے آپ بار بار پڑھنا پسند کریں گے

ملنے کا پتہ **یوسف برادرز** الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ - اردو بازار **لاہور**

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک سچی شہزادی
موم کا شہزادہ
ٹھگ شہزادہ
سوتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پُراسرار قبیلہ
جنگل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز

عمرو اور نیلا سرخ جادوگر

ننھے منے بچوں کے لئے عمرو عیار کی انوکھی کہانی

عمرو اور نیلا سرخ جادوگر

منظر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز

الحمد مارکیٹ

اردو بازار

لاہور

Mob: 0300-9401919

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ------ یوسف قریشی
---------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------- -/5 روپے

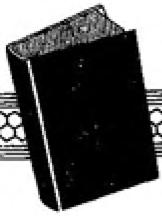

عمرو گھوڑے پر بیٹھا ملک آرگان کے سب سے بڑے شہر بلاکا میں داخل ہوا تو اسے شہر کے دروازے پر ہی ایک بوڑھے آدمی نے ہاتھ اٹھا کر روک لیا۔

"گھوڑے سے نیچے اتر آؤ خواجہ عمرو میں بوڑھا آدمی ہوں اس لئے اونچی آواز میں نہیں بول سکتا"۔ بوڑھے نے قدرے کمزور سی آواز میں کہا تو عمرو گھوڑے سے نیچے اتر آیا ۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی ۔

"آپ مجھے کیسے جانتے ہیں بوڑھے بابا"۔ عمرو نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ وہ اس بوڑھے کو پہچان ہی نہ رہا تھا ۔

"میرے ساتھ میرے مکان پر چلو پھر وہاں تفصیل سے بات ہو گی ویسے فکر مت کرو تمہارا وقت ضائع نہیں ہوگا بلکہ تمہیں بہت بڑا انعام بھی مل سکتا ہے"۔ بوڑھے نے کہا تو انعام کی بات سن کر عمرو کی آنکھوں میں بے اختیار چمک آ گئی ۔

"چلو میں تیار ہوں"۔ عمرو نے کہا تو بوڑھا اسے ساتھ لئے ایک محلے میں پہنچا جہاں ایک کافی بڑے سے مکان کے دروازے پر موجود ایک دربان نے بوڑھے کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"خواجہ عمرو کا گھوڑا لے کر اصطبل میں باندھ دو"۔ بوڑھے نے دربان سے کہا اور دربان نے گھوڑے کی باگیں عمرو کے ہاتھ سے لے لیں اور اسے لے کر ایک طرف بنے ہوئے اصطبل کی طرف بڑھ گیا ۔ عمرو بوڑھے کے ساتھ اس مکان میں داخل ہوا اندر بھی کئی غلام اور کنیزیں موجود تھیں عمرو سمجھ گیا کہ یہ بوڑھا جس کا لباس تو عام لوگوں جیسا ہے خاصا امیر آدمی ہے بوڑھا اسے اپنے ساتھ ایک بڑے کمرے میں لے آیا۔

"بیٹھو خواجہ عمرو"۔ بوڑھے نے کہا اور خود ایک

کرسی پر بیٹھ گیا عمرو اس کے سامنے پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"میرا نام سردار احمد ہے اور میں بادشاہ کا وزیر خاص تھا لیکن پھر ایک ایسا وقت آیا کہ بادشاہ مجھ سے ناراض ہو گیا اور اس نے مجھے دربار سے نکال دیا حالانکہ میں بے گناہ تھا ۔ لیکن میرے پاس اپنی بے گناہی کو ثابت کرنے کے لئے ثبوت موجود نہ تھا ۔ میں کئی بڑے بڑے نجومیوں کے پاس گیا سب نے مجھے یہی بتایا کہ میری مدد صرف خواجہ عمرو ہی کر سکتا ہے لیکن میں بوڑھا آدمی ہوں تمہیں ملنے کے لئے لمبا سفر نہ کر سکتا تھا اس لئے میں یہاں تمہاری آمد کا انتظار کرتا رہا ۔ نجومیوں نے ہی مجھے بتایا کہ آج تم یہاں آ رہے ہو ۔ انہوں نے مجھے تمہارا حلیہ بھی بتا دیا تھا اس لئے میں شہر کے دروازے پر جا کر کھڑا ہو گیا اور تم جیسے ہی شہر میں داخل ہوئے میں نے تمہیں پہچان لیا"۔ بوڑھے سردار احمد نے کہا ۔

"آپ کے ساتھ کیا ہوا سردار محترم"۔ عمرو نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" شاہی محل میں ایک اونچا گنبد بنا ہوا ہے جس میں سامنے کے رخ پر کوئی دروازہ نہیں ہے اس لئے اسے گنبد بے در کہتے ہیں - البتہ اس کی مخالف مت میں محل سے باہر سیڑھیاں نیچے جاتی ہیں اور اس طرف ایک کی بجائے کئی دروازے ہیں - اس گنبد بے در میں بادشاہ کی اکلوتی بیٹی شہزادی ستارہ رہتی تھی - اسے یہ گنبد بے در بے حد پسند تھا وہ اس میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی رہتی تھی - ایک روز بادشاہ اور اس کے درباریوں نے دیکھا کہ اس گنبد بے در کی سیڑھیوں سے میں ہاتھ میں تلوار اٹھائے ذرا سہما ہوا تیزی سے اترا چلا آ رہا ہوں - اس وقت بادشاہ اپنے درباریوں کے ساتھ قریبی باغ میں موجود تھا جہاں سے یہ سیڑھیاں صاف دکھائی دیتی ہیں - میں سیڑھیاں اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تو بادشاہ نے دربان بھیج کر پتہ کرایا کہ میں گنبد بے در میں کیوں گیا تھا اور پھر اس طرح ذرا سہما ہوا تلوار ہاتھ میں لئے کیوں اتر رہا تھا جب دربان گنبد بے در میں پہنچے تو وہاں شہزادی ستارہ اپنی دو سہیلیوں کے ساتھ زخمی حالت

میں پڑی ہوئی تھی - اس کے گلے پر تلوار کے زخم کا نشان تھا جب کہ اس کی سہیلیاں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں شہزادی ابھی زندہ تھی اس لئے فوراً شاہی حکیموں کو بلایا گیا - انہوں نے علاج شروع کیا اور خدا کا شکر ہے کہ شہزادی صحت یاب ہو گئی البتہ اس کے گلے میں زخم کا نشان موجود رہا جسے چھپانے کے لئے شہزادی نے مستقل طور پر گلے میں قیمتی ہیروں سے مزین گلو بند پہننا شروع کر دیا - جب شہزادی اور اس کی سہیلیوں کو ہوش آیا تو ان سب نے بتایا کہ میں اچانک تلوار اٹھائے گنبد بے در میں پہنچا اور میں نے تلوار سے شہزادی پر حملہ کر دیا - مجھے حملہ کرتے دیکھا کہ سہیلیاں خوف سے بے ہوش ہو گئیں جب کہ شہزادی زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئی - بادشاہ نے مجھے تلاش کرایا - تو میں اپنے محل میں سویا ہوا ملا - مجھے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے جایا گیا - بادشاہ بے حد غصے میں تھا لیکن میں نے صاف انکار کر دیا کہ میں تو گنبد بے در میں گیا ہی نہیں - میرے محل کے غلاموں اور کنیزوں نے بھی گواہی دی کہ میں تو صبح سے محل

سے نکلا ہی نہیں تھا - اس پر بادشاہ نے مجھے موت کی سزا تو نہ دی لیکن مجھے وزارت سے نکال دیا اور میرا محل اور سارا سامان چھین لیا اور میں یہاں اپنے آبائی مکان میں آگیا"۔ بوڑھے نے کہا۔

" تو کیا آپ واقعی گنبد بے در میں نہیں گئے تھے"۔ عمرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ہاں میں قطعی وہاں نہیں گیا تھا اور آج تک نہیں گیا"۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

" تو پھر وہ کون آدمی تھا جسے بادشاہ اور اس کے دربانوں نے بھی دیکھا اور شہزادی اور اس کی سہیلیوں نے بھی"۔ عمرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

" یہی تو مسئلہ تھا - بادشاہ سلامت نے شاہی نجومی سے پوچھا تو اس نے حساب لگا کر بتایا کہ شہزادی کو زخمی کرنے والا میں نہیں تھا بلکہ ایک بہت بڑا جادوگر تھا جو میرے روپ میں وہاں گیا تھا - اس جادوگر کا نام باطورا جادوگر ہے لیکن اسے نیلا سرخ جادوگر کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے چہرے کا آدھا حصہ اور ٹھوڑی کا رنگ گہرا سرخ ہے جب کہ چہرے کا دوسرا آدھا

حصہ نیلا ہے - شاہی نجومی کے مطابق اس جادوگر کو اپنے جادو کی طاقت کے لئے شہزادی ستارہ کا خون چاہئے تھا اور وہ خود جادو کے قانون کے مطابق یہ خون حاصل نہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے جادو کا ایک پتلا میری شکل وصورت اور قدوقامت کا بنا کر بھیجا اور شہزادی کو زخمی کر کے اس کی گردن سے خون نکال کر لے گیا - بادشاہ سلامت نے شاہی نجومی کے بیان کی وجہ سے بھی مجھے قتل نہ کروایا - میں نے بھی جن نجومیوں سے پوچھا ہے سب نے یہی جواب دیا ہے لیکن میرے پاس بے گناہی کا ثبوت نہیں ہے - میں چاہتا ہوں کہ تم اس نیلے سرخ جادوگر کو پکڑ کر اس کو منوالو اور بادشاہ کو ثبوت دے دو تاکہ میری عزت بحال ہو سکے - میں تمہیں جتنا بوڑھا نظر آ رہا ہوں میں اتنا بوڑھا نہیں ہوں لیکن میں اپنی بے عزتی اور فکر کی وجہ سے بوڑھا ہو گیا ہوں - میں تمہیں منہ مانگا انعام دوں گا"۔ بوڑھے نے کہا ۔

" پھر پہلے پیشگی انعام دیں"۔ عمرو نے کہا تو بوڑھے نے جلدی سے اٹھ کر ایک الماری سے ہیرے

جواہرات سے بھری ہوئی ایک تھیلی اٹھا کر عمرو کو دے دی ۔ عمرو نے جلدی سے تھیلی اپنی زنبیل میں ڈالی اور سردار احمد سے وعدہ کر لیا کہ وہ جلد ہی اس نیلے سرخ جادوگر کو نہ صرف ہلاک کر دے گا بلکہ اس سے سردار احمد کے لئے ثبوت بے گناہی بھی حاصل کر لے گا ۔ چنانچہ بوڑھا بے حد خوش ہوا اور عمرو اس سے اجازت لے کر سرائے میں پہنچا اور وہاں کمرے میں پہنچتے ہی اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور زنبیل میں سے بولنے والی گڑیا نکال کر اس نے اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا تو گڑیا کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئیں۔

" بولنے والی گڑیا مجھے بتاؤ کہ نیلے سرخ جادوگر کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے اور سردار احمد کی بے گناہی کا ثبوت کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

" خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ نجومیوں نے جو کچھ بتایا ہے وہ غلط ہے ۔ سردار احمد کا پتلا گنبد بے در میں نہیں گیا تھا بلکہ سردار احمد خود گیا تھا ۔ اسے سرخ نیلے جادوگر نے اپنے جادو کے زور سے وہاں پہنچایا تھا لیکن

اس سے پہلے اس نے اپنی تلوار سے شہزادی کی گردن کاٹ کر اس کا خون پی لیا تھا ۔ خواجہ عمرو کو چاہئے کہ وہ سب کے سامنے ہوائے ماضی چلا کر یہ منظر سب کو دکھائے اس طرح سب کو معلوم ہو جائے گا کہ سردار احمد بے گناہ ہے کیونکہ اگر شہزادی کو اس نے زخمی کیا ہوتا تو اس کی تلوار خون آلود ہوتی جب کہ سردار احمد نے جب شہزادی کو زخمی دیکھا تو وہ خوفزدہ ہو کر نیچے اتر آیا تھا"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا۔

" لیکن جادوگر نے ایسا کیوں کیا"۔ عمرو نے پوچھا۔

" اس لئے کہ جادو کے قانون کے مطابق اس کا الزام کسی نہ کسی آدمی پر لگانا ضروری تھا اور اتفاق سے جادوگر نے سردار احمد پر یہ الزام لگا دیا"۔ بولنے والی گڑیا نے جواب دیا۔

" اس جادوگر کو کس طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔ عمرو نے پوچھا ۔

" جب ہوائے ماضی چلے گی تو وہ جادوگر بھی سب کے سامنے آ جائے گا لیکن وہ تمہیں قتل کرنے کی کوشش کرے گا ۔ جس وقت وہ تمہارے قریب آئے

تم ہاتھ اٹھا کر ہوائے ماضی کو بند کر دینا اور جال الیاسی ڈال کر اس جادوگر کو قید کر لینا تاکہ وہ بھاگ نہ سکے اور پھر خنجر سلیمانی سے اسے ہلاک کر دینا کیونکہ نیلے سرخ جادوگر کی جان اس کے جسم میں ہی ہے ۔ اس لئے وہ فوراً ہلاک ہو جائے گا"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو عمرو نے اسے واپس زنبیل میں ڈالا اور دوسرے روز وہ دوبارہ سردار احمد سے ملا اسے سارا واقعہ بتایا تو وہ بے حد خوش ہوا ۔ پھر سردار احمد سمیت عمرو بادشاہ سے ملا بادشاہ چونکہ اسے جانتا تھا اس لئے بادشاہ نے عمرو کے کہنے پر شہزادی ستارہ اور اس کی سہیلیوں اور درباریوں سب کو گنبد بے در کے سامنے اکٹھا کر لیا تاکہ سب یہ منظر دیکھ سکیں ۔ عمرو نے زنبیل میں سے ہوائے ماضی والی شیشی نکالی اور اسے کھول کر اس نے دل ہی دل میں ہوائے ماضی چلنے اور شہزادی کے زخمی ہونے والے منظر کے سامنے آنے کا سوچا تو ہر طرف تیز ہوا چلنے لگی اور پھر سب نے دیکھا کہ گنبد بے در سے سردار احمد ہاتھ میں تلوار

اٹھائے سہما ہوا اور خوفزدہ حالت میں نیچے اترتا نظر آنے لگا ۔ اس کے ایک ہاتھ میں ننگی تلوار تھی اور عمرو سمیت سب نے دیکھ لیا کہ تلوار پر خون کا ایک دھبہ تک نہ تھا ۔ یہ ایک بہت بڑا ثبوت تھا کہ شہزادی کو زخمی کرنے والا سردار احمد نہیں تھا بلکہ جادوگر نے اسے صرف استعمال کیا تھا ۔ ابھی ہوائے ماضی چل رہی تھی کہ اچانک ایک انتہائی وحشی صورت والے آدمی کا چہرہ ہوا میں نظر آیا ۔ جس کے چہرے کا ایک حصہ سرخ اور دوسرا نیلا تھا ۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ عمرو کے سامنے پہنچ گیا ۔ عمرو تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر ہوائے ماضی کو چلنے سے روک دیا اور انتہائی پھرتی سے اس نے زنبیل میں سے جال الیاسی نکال کر نیلے سرخ جادوگر پر پھینکا اور نیلا سرخ جادوگر جال الیاسی میں پھنس گیا ۔ اس نے جال سے نکلنے کی بے حد کوشش کی لیکن ظاہر ہے مقدس جال الیاسی سے کون نکل سکتا تھا ۔

" دیکھو نیلے سرخ جادوگر اگر تم بادشاہ سلامت ۔

شہزادی ستارہ اور سب کے سامنے بتا دو کہ کس نے شہزادی کو زخمی کیا ہے اور کیوں تو میں تمہیں جال الیاسی سے باہر نکال دوں گا ورنہ تم ایسے ہی تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے"۔ عمرو نے کہا تو نیلے سرخ جادوگر نے وہی بات سب کے سامنے دوہرا دی جو بولنے والی گڑیا نے عمرو کو بتائی تھی ۔ اس طرح بادشاہ شہزادی اور تمام درباریوں پر سردار احمد کی بے گناہی ثابت ہو گئی۔

"اس جادوگر نے میری بیٹی کو زخمی کیا ہے اس لئے اس کی سزا موت ہے"۔ بادشاہ نے کہا ۔

"لیکن مجھے تو سردار احمد نے انعام دینے کا وعدہ کیا تھا کہ میں اس کی بے گناہی کا ثبوت مہیا کر دوں ۔ اور وہ میں نے کر دیا ہے جادوگر کو ہلاک کرنے کے لئے تو نہیں کہا تھا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی انعام دینے کا وعدہ کیا تھا پھر میں جادوگر کو کیوں ہلاک کروں"۔ عمرو نے کہا ۔

"اگر تم اس جادوگر کو ہلاک کر دو تو ہم تمہیں تمہارا منہ مانگا انعام دیں گے"۔ بادشاہ نے فوراً کہا ۔

"لیکن تم وعدہ کر چکے ہو کہ مجھے جال سے رہا کر دو گے"۔ جادوگر نے کہا۔

"ہاں میں اپنا وعدہ بھی پورا کروں گا اور بادشاہ سے انعام بھی لوں گا"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جال کو ہٹا لیا ۔ لیکن اس سے پہلے کہ جادوگر سنبھلتا عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے زنبیل میں سے خنجر سلیمانی نکال کر اس کے سینے میں اتار دیا ۔ اسی لمحے ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف سرخ دھواں پھیل گیا ۔

"میرا نام باطورا جادوگر تھا مجھے نیلا سرخ جادوگر بھی کہتے تھے مجھے عمروعیار نے عیاری سے مار ڈالا ہے"۔ جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی ۔ اس کے ساتھ ہی دھواں ختم ہوا تو وہاں جادوگر کی لاش پڑی ہوئی تھی ۔ بادشاہ اور شہزادی اور سب درباری جادوگر کی لاش دیکھ کر بے حد خوش ہوئے ۔ سردار احمد بھی خوش تھا کہ اس کی بے گناہی بادشاہ شہزادی اور سب پر ثابت ہو گئی ہے چنانچہ اس نے بھی وعدے کے مطابق عمرو کو انعام دیا ۔ پھر بادشاہ

نے بھی عمرو کو اتنا انعام دیا کہ عمرو بے اختیار خوشی سے ناچنے لگا ۔ اس کے ساتھ ساتھ شہزادی ستارہ نے بھی عمرو کو انعام دیا اور اس قدر انعام ملنے پر تو عمرو کا رواں رواں خوشی سے ناچ اٹھا ۔

ختم شد

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ایک ضدی شہزادی
موم کا شہزادہ
ٹھنگ شہزادہ
سوتی محل
طلسمی نقارہ
طلسمی نقارے کا دیو
ٹارزن اور باغی قبیلہ
ٹارزن اور خوفناک گوریلے
ٹارزن اور خطرناک بونے
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور پُراسرار قبیلہ
جبل دیو
عمرو اور خوفناک محل
ٹارزن اور سورج خزانہ
خوبصورت شہزادی
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز